{اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ}

اس وحی کی اتباع کرو جو تمھاری طرف تمھارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا دوسرے اولیاء کے پیچھے مت چلو

شرح السنہ للامام البربہاری

مترجم

د/ اجمل منظور المدنی

امام بربہاری

☆ نام نسب
☆ تاریخ پیدائش اور وفات
☆ خاندان
☆ سکونت
☆ شیوخ
☆ تلامذہ
☆ علماء کے تعریفی کلمات
☆ سنت کی پابندی میں سختی

☆ مقام ومرتبہ
☆ ورع اور تقوی
☆ دور آزمائش
☆ وفات
☆ مناظرات
☆ اشعار
☆ علمی کارنامے
☆ آپ کے دیگر اقوال

سوانح برائے امام ابومحمد بربہاری

☆ نام ونسب:

آپ کا پورا نام ہے: امام ابومحمد حسن بن علی بن خلف بربہاری

علامہ سمعانی نے کتاب الانساب (۱/ ۳۰۷) میں کہا:

البَربَہارِی: یہ منسوب ہے [بربہار] کی طرف، اس سے مراد جڑی بوٹیوں کی وہ دوائیں ہیں جنہیں ہندوستان سے لایا جاتا تھا، بحریہ اور بصرہ والے ان دواؤں کو بربہار کہتے تھے، اور جو انہیں منگواتا تھا اسے بربہاری کہتے تھے۔

☆ تاریخ پیدائش اور وفات:

آپ کی پیدائش لگ بھگ ۲۵۲ھ میں ہوئی۔

اور وفات ۳۲۹ھ میں ہوئی، جیسا کہ ابن ابی یعلی نے طبقات الحنابلہ میں ذکر کیا ہے۔

☆ آپ کا خاندان:

محمد بن احمد بن مہدی نے کہا: آخری عمر میں آپ نے ایک نوعمر لڑکی سے شادی کی تھی۔

☆ آپ کی سکونت:

آپ بغداد میں رہتے تھے، ابن ابی یعلی نے طبقات الحنابلہ (۳/ ۷۹) میں کہا: آپ بغداد کے باب محول کے مغربی پہلو میں اترے تھے مگر بعد میں چپکے سے مشرقی جانب منتقل ہو گئے۔ پھر آخری عمر میں اپنی بہن توزون کے پاس چلے گئے جو (درب السلسلہ) روڈ پر واقع درب الحمام کے مشرقی جانب

رہتی تھیں۔

☆ آپ کے اساتذہ اور شیوخ:

آپ نے امام احمد کے بعض تلامذہ کی صحبت اختیار کرلی تھی اور انہیں کو لازم پکڑ لیا، ان میں سے چند کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

خ احمد بن محمد بن الحجاج بن عبد العزیز ابو بکر المروذی

خ سہل بن عبد اللہ بن یونس بن عیسی ابو محمد تستری

خ الفتح بن ابو الفتح شخرف بن داود ابو نصر

☆ آپ کے تلامذہ:

امام بربہاری کی علمی مجلس مشہور تھی جسے بغداد کے اندر درب الرواشین میں واقع اپنی مسجد میں لگایا کرتے تھے، لیکن چونکہ آپ اسناد اور روایت کا اہتمام نہیں کرتے تھے، اسلئے آپ کے تلامذہ میں سے زیادہ لوگ مشہور نہیں ہوئے، لیکن اس سے آپ کا علمی مرتبہ کم نہیں ہوگا، چند تلامذہ کا ذکر درج ذیل ہے:

خ حسین بن عبد اللہ ابو علی النجاد

خ عبد العزیز بن جعفر بن احمد بن یزداد ابو بکر جو امام خلال کے غلام سے معروف ہیں۔

خ عبید اللہ بن محمد بن بطہ ابو عبد اللہ عکبری

خ محمد بن احمد بن اسماعیل ابو الحسن جو ابن سمعون سے معروف ہیں۔

خ محمد بن محمد بن عثمان ابو بکر المغربی

☆علماء کے تعریفی کلمات:

علامہ خطیب نے تاریخ بغداد (۶/ ۱۶۱) میں آپ کو رئیس الحنبلیہ کا لقب دیا ہے۔

اور اسی کتاب کے صفحہ (۱۲/ ۶۶) پر نقل کیا ہے کہ ابن بطہ نے کہا: جب آپ کسی بغدادی کو دیکھیں کہ وہ ابوالحسن ابن بشار اور ابومحمد البر بہاری سے محبت کرتا ہے تو جان لو کہ وہ اہل سنت ہے۔

ابن ابی یعلی نے کہا: آپ کا شمار ائمہ عارفین، زبردست ضبط کے مالک حفاظ اور قابل بھروسہ ثقات میں ہوتا ہے۔

ابن الجوزی نے المنتظم میں کہا: آپ نے علم اور زہد وتقوی دونوں کو جمع کرلیا تھا۔

سیر اعلام النبلاء میں علامہ ذہبی نے آپ کو شیخ الحنابلہ، قابل تقلید اور امام جیسے القاب سے نوازا ہے۔

اور علامہ ذہبی ہی نے اپنی کتاب تاریخ اسلام میں فقیہ عابد اور عراقی حنابلہ کا شیخ کہا ہے۔

مزید کہا: آپ مذہب حنبلی کے اصول وفروع میں ماہر تھے۔

اور اپنی کتاب العبر میں کہا: آپ عراق میں حنابلہ کے شیخ تھے ہر اعتبار سے، آپ کا شہرہ دور دور تک تھا اور لوگ آپ کا بڑا احترام کرتے تھے۔

ابن مفلح نے [المقصد الارشد] میں کہا: آپ کا شمار ائمہ عارفین اور زبردست ضبط کے مالک حفاظ میں ہوتا ہے۔

☆سنت کی پابندی میں سختی:

ابن ابی یعلی نے کہا: آپ اپنے زمانے میں اپنی جماعت کے شیخ تھے، اہل بدعت پر نکیر کرنے اور دست وقلم دونوں کے ذریعے ان سے لڑنے میں پیش پیش رہتے تھے، علماء اور حکام دونوں کے یہاں

آپ کا بڑا مقام تھا۔

اور مزید کہا: دین کے اندر امام بر بہاری نے بڑی قابل قدر کوششیں کیں ہیں۔

ابن الجوزی نے کہا: اہل بدعت پر آپ بہت سخت تھے۔

سیر اعلام النبلاء میں علامہ ذہبی نے کہا: آپ حق بولنے والے تھے، سنت کے داعی تھے، آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے تھے۔

اور مزید تاریخ اسلام میں کہا: آپ بدعتیوں پر بڑے سخت تھے۔

☆ مقام و مرتبہ:

امام بر بہاری کا اپنی قوم میں بڑا مقام تھا، آپ کو رئیس الحنابلہ کے لقب سے جانا جاتا تھا، آپ کے بلند مقام کو بیان کرتے ہوئے ابن ابی یعلی نے طبقات الحنابلہ میں ذکر کیا ہے: جب ابو عبداللہ ابن عرفہ، جو کہ نفطویہ سے معروف ہیں، کی وفات ہوگئی، اور انکے جنازے میں دنیاداروں اور دینداروں میں سے بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے تو اس وقت اس جنازے کی امامت کیلئے امام بر بہاری کو آگے بڑھایا گیا، یہ واقعہ ۳۲۳ھ کا ہے۔

علامہ ذہبی نے السیر میں ابن بطہ سے نقل کیا ہے: جب قرامطہ نے حجاج کرام کو گرفتار کرلیا تو آپ نے کہا: اے لوگو! اگر تمہارے سردار کو پانچ لاکھ دینار کی ضرورت ہے، تو میں اسکی مدد کر دیتا ہوں۔

ابن بطہ نے کہا: اگر وہ کہتا تو آپ لوگوں سے یہ پیسے اکٹھا کر سکتے تھے (حجاج کرام کو چھڑانے کیلئے)۔

☆ ورع اور تقوی:

ابن ابی یعلی نے ابو الحسن ابن بشار سے نقل کیا ہے: امام بر بہاری نے اپنے والد کی میراث کو

چھوڑ دیا جسکی قیمت ستر ہزار درہم تھی۔

ابن الجوزی نے کہا: آپ نے اپنے باپ کی میراث چھوڑ دی تھی اسکے اندر کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر۔

☆دور آزمائش:

ابن ابی یعلی نے کہا: آپ کے مخالفین آپ کے خلاف حاکم وقت کو اکساتے رہتے تھے، چنانچہ ۳۲۱ھ میں خلیفہ قاہر باللہ اور اسکے وزیر ابن مقلہ کے دور میں امام بربہاری کی گرفتاری کا وارنٹ آیا تو آپ چھپ گئے، آپ کے کئی ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہیں بصرہ لایا گیا، اللہ تعالی نے ابن مقلہ کو اسکی سزا دی کہ قاہر باللہ اسکے خلاف ہوگیا اور سخت ناراض ہوا، جس کیوجہ سے ابن مقلہ چھپ گیا، خلیفہ نے اسے وزارت سے نکال دیا، اسکے گھر میں آگ لگا دی گئی، اسکے بعد بروز بدھ وار ۶ / جمادی الاخری ۳۲۳ھ میں قاہر باللہ کو بھی گرفتار کیا گیا، پھر قید میں ڈالا گیا، پھر اسے معزول کر کے اسکی آنکھوں میں سلائی دے دی گئی یہاں تک کہ وہ اندھا ہوگیا۔

پھر اللہ تعالی نے امام بربہاری پر احسان کیا اور آپ کے مقام کو بلند کیا، آپ دوبارہ اسی شان وشوکت سے واپس آئے، بلکہ آپ کی علمی شان ومرتبے میں مزید اضافہ ہوا، یہاں تک کہ جب ابوعبداللہ ابن عرفہ، جو کہ نفطویہ سے معروف ہیں، کی وفات ہوگئی، اور انکے جنازے میں دنیاداروں اور دینداروں میں سے بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے تو اس وقت اس جنازے کی امامت کیلئے امام بربہاری کو آگے بڑھایا گیا، یہ واقعہ ماہ صفر ۳۲۳ھ کا ہے۔

اسی سال امام بربہاری کے علو شان میں اضافہ ہوا، آپ کا علمی مقام اونچا ہوا، آپ کے ساتھیوں کا غلبہ ہوا، اور بدعتیوں پر مزید سختی کے ساتھ نکیر کرنے لگے، اس وقت بھی بدعتی خلیفہ وقت راضی باللہ کو امام

بر بہاری کے خلاف اکسانے لگے، یہاں تک کہ راضی باللہ بغداد کے پولیس افسر بدر خرشنی کے پاس خود آیا اور اعلان کیا کہ بر بہاری کے ساتھیوں میں سے دو لوگ بھی ایک ساتھ اکٹھا نہیں ہو سکتے۔

چنانچہ آپ دوبارہ چھپ گئے، اس وقت آپ باب محول کے مغربی پہلو میں چلے گئے، پھر مشرقی پہلو میں جا کر چھپ گئے، اور اسی حالت میں ماہ رجب ۳۲۹ھ میں وفات پا گئے۔

محمد بن مہدی نے کہا: ۳۲۳ھ میں امام بر بہاری کے ساتھیوں کو جب ستایا گیا تو آپ چھپ گئے، اس وقت آپ کے ساتھیوں کا پیچھا گیا اور انکے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔

آپ وقفے وقفے سے آزمائے گئے، بدعتیوں اور نفس پرستوں کی چال سے آپ محفوظ نہ رہ سکے، یہاں تک کہ ابن ابی یعلی نے ابن بطہ سے نقل کیا ہے: امام بر بہاری کے بعض تلامذہ کا گزر کسی بدعتی سے ہوا تو اس بدعتی نے کہا کہ یہی حنابلہ ہیں، تو وہ اسکے پاس گئے اور کہا: حنابلہ کی تین قسمیں ہیں: ایک زاہد، جو روزہ نماز میں مشغول رہتے ہیں، دوسرے لکھتے پڑھتے اور دین میں فقہ حاصل کرتے ہیں، اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو تم جیسے اپنے مخالفین کو تماچہ مارتے ہیں، پھر اسے ایک تماچہ مار دیا۔

☆ وفات:

ابن ابی یعلی (۳/ ۷۹) نے کہا: آپ کی وفات ماہ رجب ۳۲۹ھ میں ہوئی۔

☆ مناظرات:

ابن ابی یعلی (۳/ ۷۳) نے کہا: ابو الحسن اشعری جب بغداد میں آئے تو امام بر بہاری کے پاس تشریف لے گئے اور کہنے لگے: میں جبائی پر رد کیا، میں نے ابو ہاشم پر رد کیا، اور انہیں توڑ کر رکھ دیا، میں نے یہود و نصاری اور مجوس پر رد کیا، اور ہماری انکی کافی لے دے ہوئی، اور اس طرح یہ بات کرتے رہے، یہاں تک کہ جب خاموش ہوئے تو امام بر بہاری نے کہا: جو بھی کلام آپ نے تھوڑا بہت کیا میں اس میں

سے کچھ بھی نہیں جانتا سوائے اس کے کہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ وہ ان کے پاس سے نکلے، اور جا کر الابانہ تصنیف کیا، جو مقبول نہیں ہوئی، پھر وہ بغداد میں اس وقت تک نہیں آئے جب تک وہ وہاں سے نکل نہیں گئے۔

اس واقعے کی صحت محل نظر ہے، جیسا کہ خالد الرد ادی نے شرح السنہ (ص ۲۴) کی اپنی تحقیق میں ذکر کیا ہے۔

☆ اشعار:

علامہ ذہبی نے اپنی کتاب تاریخ اسلام (۲۴ / ۲۶۰) میں کہا کہ یہ بربہاری کے اشعار میں سے ہے:

من قنعت نفسه ببلغتها ... أضحى غنيًا وظل متبعا

للّٰه در القنوع من خلق ... كم من وضيع به ارتفعا

تضيق نفس الفتى إذا افتقرت ... ولو تعزى بربه اتسعا

ترجمہ:

جس کا نفس اپنی روزی پر قانع ہو گیا وہ غنی اور قابل تقلید ہو گیا۔ کتنے قناعت پسند ہیں جو اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہیں، اور کتنے کمینے ہیں جو خود کو اونچا سمجھتے ہیں۔ آدمی جب محتاج ہوتا ہے تو اسکا سینہ گھٹنے لگتا ہے، لیکن اگر اپنے رب پر بھروسہ کرے تو کشادگی پا سکتا ہے۔

☆ علمی کارنامے:

ابن ابی یعلی (۳ / ۳۷) نے کہا: امام بربہاری نے کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے شرح کتاب السنہ بھی ہے۔ امام ذہبی نے العبر (۲ / ۳۳) کے اندر کہا: آپ نے کئی کتابیں تالیف کیں۔

البتہ میں شرح السنہ کے علاوہ آپ کی کوئی دوسری تصنیف سے اب تک واقف نہ ہوسکا۔

☆ آپ کے دیگر اقوال:

ابن ابی یعلی نے کہا: میں نے اپنے والد کی تحریر سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوحفص برمکی کی تحریر نقل کی کہ انہوں نے کہا کہ امام بربہاری نے کہا: بدعتیوں کی مثال بچھوؤں جیسی ہے، جو اپنے سر اور بدن کو چھپا کر رکھتی ہیں اور اپنے ڈنک کو باہر نکال کر رکھتی ہیں، جیسے وہ کسی پر قدرت پاتی ہیں فورا ڈنک مار دیتی ہیں، اہل بدعت اسی طرح ہوتے ہیں وہ لوگوں کے درمیان چھپے رہتے ہیں، لیکن جیسے ہی قدرت پاتے ہیں وہ سب کر گزرتے ہیں جو چاہتے ہیں۔

اور یہ بھی کہا: لوگ برابر دھوکے میں رہتے ہیں۔

ابن سمعون نے بیان کیا کہ انہوں نے امام بربہاری سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ملک شام میں ایک راہب کو دیکھا جو ایک کٹیا میں بیٹھا تھا، اور کچھ راہب اسکے ارد گرد بیٹھے اس کٹیا کو چوم رہے تھے، میں نے ان میں سے ایک نوجوان کو بلا کر کہا: اسے یہ مقام کس چیز کی وجہ سے ملا ہوا ہے؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! کب آپ نے یہ دیکھا کہ اللہ کسی کو کسی چیز کی بنیاد پر کچھ دیتا ہے؟ میں نے کہا: تمہاری یہ بات وضاحت طلب ہے، کیونکہ اللہ کبھی اپنے بندے کو بغیر کسی بنیاد پر دے دیتا ہے، اور کبھی کسی چیز کی وجہ سے دیتا ہے، لیکن کوئی چیز اپنے بندے کو دیتا ہے پھر اسی وجہ سے اسے اجر بھی دیتا ہے، ارشاد باری ہے: {وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ} ترجمہ: اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے، اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔

شرح السنہ

للامام ابومحمد الحسن بن علی بن خلف البربہاری

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

قَالَ الْبَرْبَهَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، وَأَخْرَجَنَا فِيْ خَيْرِ أُمَّةٍ، فَنَسْأَلُهُ التَّوْفِيْقَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى، وَالْحِفْظَ مِمَّا يَكْرَهُ وَيَسْخُطُ)

ترجمہ: تمام تعریف اس اللہ کیلئے جس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی، اور اس کے ذریعے ہم پر احسان کیا، اور ہمیں بہتر امت میں برپا کیا، تو ہم اسی سے ہر اس چیز کی توفیق چاہتے ہیں جس سے وہ راضی اور خوش ہو، اور ہر اس چیز سے حفظ وامان چاہتے ہیں جس وہ ناراض اور ناخوش ہو۔

❁❁❁

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[1] **اِعْلَمُوْا أَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ السُّنَّةُ، وَالسُّنَّةُ هِيَ الْإِسْلَامُ، وَلَا يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِالْآخَرِ**

ترجمہ: جان لو اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے، دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں ہوسکتا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[2] (فَمِنَ السُّنَّةِ لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَمَنْ رَغِبَ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَفَارَقَهَا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، وَكَانَ ضَالًّا مُضِلًّا)

ترجمہ: پس سنت ہی سے ہے کہ جماعت کو لازم پکڑا جائے، لیکن جو جماعت سے بے رغبت ہو کر اسے چھوڑ دے تو اس نے اسلام کا جوا اپنی گردن سے نکال پھینکا اور گمراہ خود ہو گیا اور دوسرے کو گمراہ کرنے والا بھی ہو گیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[3] (وَالْأَسَاسُ الَّذِیْ تُبْنٰی عَلَیْهِ الْجَمَاعَةُ هُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَرَحِمَهُمُ اللّٰهُ أَجْمَعِیْنَ، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَمَنْ لَّمْ یَأْخُذْ عَنْهُمْ فَقَدْ ضَلَّ وَابْتَدَعَ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِی النَّارِ)

ترجمہ: اور یہ اساس ہے جس پر جماعت کی بنیاد ہے، اور یہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ ان سب پر رحم فرمائے، وہی لوگ اہل سنت والجماعت ہیں، چنانچہ جو ان سے نہ لے وہ یقینا گمراہ اور بدعتی ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور گمراہی اور گمراہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[4] (وَقَالَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي ضَلَالَةٍ رَكِبَهَا حَسِبَهَا هُدًى، وَلَا فِي هُدىً تَرَكَهُ حَسِبَهُ ضَلَالَةٌ، فَقَدْ بَيَّنَتِ الْأُمُوْرُ، وَثَبَتِ الْحُجَّةُ، وَانْقَطَعَ الْعُذْرُ)

"وَذٰلِكَ أَنَّ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ قَدْ أَحْكَمَا أَمْرَ الدِّيْنِ كُلَّهُ، وَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ، فَعَلَى النَّاسِ الْإِتِّبَاعُ"

ترجمہ: اور عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کیلئے کوئی عذر نہیں جو گمراہی میں پڑا رہے اسے ہدایت سمجھ کر، اور نہ ہی اسکے لئے کوئی عذر ہے جو ہدایت کو چھوڑ دے اسے گمراہی سمجھ کر، تمام امور واضح ہو چکے ہیں، حجت قائم ہو چکی ہے اور عذر اب ختم ہو چکے ہیں۔

اسلئے کہ سنت اور جماعت نے دین کے تمام امور کو محکم اور مضبوط کر دیا، اور اب تمام معاملات لوگوں کیلئے واضح ہو چکے ہیں، اب لوگوں پر صرف اتباع کرنا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[5] وَاعْلَمْ -رَحِمَكَ اللهُ- أَنَّ الدِّيْنَ إِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، لَمْ يُوْضَعْ عَلٰى عُقُوْلِ الرِّجَالِ وَآرَائِهِمْ، وَعِلْمُهُ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهِ، فَلَا تَتَّبِعْ شَيْئًا بِهَوَاكَ، فَتَمْرُقَ مِنَ الدِّيْنِ، فَتَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنَّهُ لَا حُجَّةَ لَكَ، فَقَدْ بَيَّنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمَّتِهِ السُّنَّةَ، وَأَوْضَحَهَا لِأَصْحَابِهِ، وَهُمُ الْجَمَاعَةُ، وَهُمُ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ: اَلْحَقُّ وَأَهْلُهُ، فَمَنْ خَالَفَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الدِّيْنِ فَقَدْ كَفَرَ۔

ترجمہ: اور جان لیں -اللہ آپ پر رحم فرمائے- یقینا یہ دین اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آیا ہے، اسے لوگوں کے عقول اور انکے آراء پر نہیں رکھا گیا ہے، اسکا علم صرف اللہ اور اسکے رسول کے پاس ہے، اس لئے کسی بھی چیز میں اپنی خواہش کی پیروی نہ کریں کہ دین سے نکل جائیں پھر دین اسلام سے باہر ہو جائیں، کیونکہ اس وقت کوئی حجت نہیں باقی رہتی، اسلئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت سے سنت کو بیان کر دیا، اور اسے اپنے صحابہ نے واضح کر دیا، اور یہی لوگ جماعت ہیں، اور یہی لوگ سواد اعظم ہیں، اور سواد اعظم سے مراد حق اور اہل حق ہیں، لہذا جو بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی مخالفت کرے گا دین میں سے کسی بھی چیز میں وہ کفر کرے گا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[6] وَاعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَبْتَدِعُوْا بِدْعَةً قَطُّ حَتّٰى تَرَكُوْا مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَهَا، فَاحْذَرِ الْمُحَرَّمَاتِ مِنَ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِي النَّارِ۔

ترجمہ: اور جان لیں کہ لوگوں نے جب بھی کسی بدعت کو ایجاد کیا تو اسی کے مثل سنت کو ترک کیا ہے، اس لئے دین میں نئے امور سے بچ کر رہو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی اور گمراہ دوزخ میں ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[7] (وَاحْذَرْ صِغَارَ الْمُحْدَثَاتِ مِنَ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ صِغَارَ الْبِدَعِ تَعُوْدُ حَتّٰى تَصِيْرَ كِبَارًا، وَكَذٰلِكَ كُلُّ بِدْعَةٍ أُحْدِثَتْ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، كَانَ أَوَّلُهَا صَغِيْرًا يَشْبَهُ الْحَقَّ، فَاغْتَرَّ بِذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْهَا، ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا، فَعَظُمَتْ وَصَارَتْ دِيْنًا يُدَانُ بِهَا، فَخَالَفَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، فَخَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ)

ترجمہ: دین کے اندر چھوٹے چھوٹے امور سے بچ کر رہو؛ کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی بدعتیں بڑی ہوتی ہیں، اور اسی طرح اس امت کے اندر ہر بدعت کو ایجاد کیا گیا ہے، پہلے وہ چھوٹی تھی جو حق کے مشابہ تھی، پھر جو اس میں مبتلا تھے اسی کے دھوکے میں پڑ کر رہ گئے، اور اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پا سکے، پھر وہ بدعت بڑی ہوگئی، اور بدعتیوں کیلئے دین بن گئی، اس طرح اس نے صراط مستقیم کی مخالفت کر کے دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[8] (فَانْظُرْ -رَحِمَكَ اللهُ- كُلَّ مَنْ سَمِعْتَ كَلَامَهُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِكَ خَاصَّةً فَلَا تَعْجَلَنَّ، وَلَا تَدْخُلَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَسْأَلَ وَتَنْظُرَ: هَلْ تَكَلَّمَ فِيْهِ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ- أَوْ أَحَدٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ؟ فَإِنْ أَصَبْتَ فِيْهِ أَثَراً عَنْهُمْ فَتَمَسَّكْ بِهِ، وَلَا تَجَاوَزْهُ لِشَيْءٍ، وَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ شَيْئاً فَتَسْقُطَ فِي النَّارِ)

ترجمہ: اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ دیکھیں کہ جس کی بھی بات سنیں بطور خاص اپنے زمانے میں تو جلدی نہ کریں، اور بغیر کسی چیز میں پڑے سوال کریں اور غور کریں کہ کیا اس بارے میں صحابہ میں سے کسی نے کلام کیا ہے؟ یا ہم سے پہلے کسی عالم نے اس پر کلام کیا ہے؟ اگر کسی سے کوئی اثر مل جائے تو اسی کو پکڑ لیں، اور اس سے آگے کسی چیز کی طرف تجاوز نہ کریں، اور اس پر کسی بھی چیز کو اختیار نہ کریں کہ دوزخ میں گر جائیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[9] (وَاعْلَمْ أَنَّ الْخُرُوجَ مِنَ الطَّرِيقِ عَلٰى وَجْهَيْنِ: أَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَجُلٌ قَدْ زَلَّ عَنِ الطَّرِيقِ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الْخَيْرَ فَلَا يُقْتَدَى بِزَلَّتِهِ، فَإِنَّهُ هَالِكٌ، وَآخَرُ عَانَدَ الْحَقَّ وَخَالَفَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ، فَهُوَ ضَالٌّ مُضِلٌّ، شَيْطَانٌ مَرِيدٌ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ، حَقِيقٌ عَلٰى مَنْ عَرَفَهُ أَنْ يُحَذِّرَ النَّاسَ مِنْهُ، وَيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ قِصَّتَهُ، لِئَلَّا يَقَعُ فِي بِدْعَتِهِ أَحَدٌ فَيَهْلِكَ)

ترجمہ: اور جان لیں کہ یقیناً سیدھی راہ سے خروج کرنا دو طریقوں سے ہوتا ہے:

پہلا: وہ شخص جو سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہو، مگر وہ خیر ہی چاہتا ہو، پھر بھی اسکی اقتدا نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ ہلاکت کے قریب ہے۔

اور دوسرا: وہ شخص حق کا دشمن اور اپنے سے پہلے کے نیک لوگوں کا مخالف ہے، تو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے، اس امت کا بڑا شیطان ہے، جو بھی اسے جانے اس کیلئے مناسب یہی ہے کہ وہ لوگوں کو اس سے آگاہ کرے اور اسکی حقیقت واضح کرے؛ تاکہ کوئی دوسرا اسکی بدعت میں پڑ کر ہلاک نہ ہو جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[10] (وَاعْلَمْ -رَحِمَكَ اللهُ-: أَنَّهُ لَا يَتِمُّ إِسْلَامُ عَبْدٍ حَتَّى يَكُونَ مُتَّبِعاً مُصَدِّقاً مُسَلِّماً، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ الْإِسْلَامِ لَمْ يَكْفِنَاهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدْ كَذَّبَهُمْ، وَكَفَى بِهِ فُرْقَةً وَطَعْناً عَلَيْهِمْ، فَهُوَ مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ، مُحْدِثٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا لَيْسَ مِنْهُ)

ترجمہ: اور جان لو- اللہ آپ پر رحم فرمائے- کسی بندے کا اسلام مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ متبع، تصدیق کرنے والا اور تسلیم کرنے والا نہ ہو جائے، چنانچہ اگر کسی کا یہ گمان ہو کہ دین اسلام میں اب بھی کچھ باقی رہ گیا ہے اور اصحاب رسول ﷺ اس بارے میں ہمارے لئے کافی نہیں ہیں، تو اس نے گویا انہیں جھٹلا دیا، اور یہی چیز تفرقہ بازی اور ان پر طعن و تشنیع کیلئے کافی ہے، وہ بدعتی، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے، اور اسلام میں ایسی بدعت ایجاد کرنے والا ہے جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[11] (وَاعْلَمْ -رَحِمَكَ اللهُ- أَنَّهُ لَيْسَ فِي السُّنَّةِ قِيَاسٌ، وَلَا تُضْرَبُ لَهَا الْأَمْثَالُ، وَلَا تُتَّبَعُ فِيهَا الْأَهْوَاءُ، بَلْ هُوَ التَّصْدِيقُ بِآثَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِلَا كَيْفٍ وَلَا شَرْحٍ، وَلَا يُقَالُ: لِمَ؟ وَلَا: كَيْفَ؟)

ترجمہ: اور جان لو- اللہ آپ پر رحم فرمائے- سنت کے اندر کوئی قیاس نہیں ہے، اور نہ ہی اسکے لئے مثالیں بیان کی جاتی ہیں، اور نہ ہی اسکے اندر خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے، بلکہ اس کے اندر رسول اللہ ﷺ کے آثار کی تصدیق کی جاتی ہے بغیر کیفیت بیان کئے اور بغیر تشریح بیان کئے، اور نہ ہی یہ کہا جائے گا: کیوں اور کیسے؟۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[12] (فَالْكَلَامُ وَالْخُصُوْمَةُ وَالْجِدَالُ وَالْمِرَاءُ مُحْدَثٌ، يَقْدَحُ الشَّكَّ فِي الْقَلْبِ، وَإِنْ أَصَابَ صَاحِبُهُ الْحَقَّ وَالسُّنَّةَ)

ترجمہ: چنانچہ کلام، بحث ومباحثہ، لڑائی اور مقابلہ یہ سب نئی چیزیں ہیں، ان سے دل میں شک پیدا ہوتا ہے، گرچہ اس طرح باتیں کرنے والا حق اور سنت تک پہونچ جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[13] (وَاعْلَمْ -رَحِمَكَ اللهُ-: أَنَّ الْكَلَامَ فِي الرَّبِّ تَعَالَى مُحْدَثٌ، وَهُوَ بِدْعَةٌ وَضَلَالَةٌ، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِي الرَّبِّ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ، وَمَا بَيَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ، وَهُوَ -جَلَّ ثَنَاؤُهُ- وَاحِدٌ: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ:11)

رَبُّنَا أَوَّلٌ بِلَا مَتَى، وَآخِرٌ بِلَا مُنْتَهَى، يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى، وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ اسْتَوَى، وَعِلْمُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، وَلَا يَخْلُو مِنْ عِلْمِهِ مَكَانٌ)

ترجمہ: اور جان لو- اللہ آپ پر رحم فرمائے- رب باری تعالی کے بارے میں کلام کرنا دین میں ایک نئی چیز ہے، وہ ایک بدعت اور گمراہی ہے، رب کے بارے میں وہی کلام کرسکتے ہیں جس سے اس نے خود کو متصف بتایا ہے قرآن کے اندر، اور رسول اللہ ﷺ نے جسے بیان کیا ہے اپنے صحابہ سے، چنانچہ اللہ کی ذات ایک ہے، (اسکے جیسا کوئی چیز نہیں، اور وہ بہت زیادہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے)۔

ہمارا رب سب سے پہلے ہے بغیر ابتدا کے، اور آخر ہے بغیر انتہاء کے، وہ تمام راز اور مخفی باتوں کو جانتا ہے، اور وہ اپنے عرش پر مستوی ہے، اور اسکا علم ہر جگہ ہے، اسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[14] (وَلَا يَقُوْلُ فِي صِفَاتِ الرَّبِّ تَعَالٰى: كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ إِلَّا شَاكٌّ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى)

ترجمہ: اور رب العالمین کی صفات کے بارے میں کیوں اور کیسے کے ساتھ سوال وہی کرسکتا ہے جسے اللہ تعالی کی ذات میں شک ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[15] (وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ وَتَنْزِيلُهُ وَنُورُهُ، وَلَيْسَ مَخْلُوقًا، لِأَنَّ الْقُرْآنَ مِنَ اللّٰهِ، وَمَا كَانَ مِنَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَهٰكَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ قَبْلَهُمَا الْفُقَهَاءُ وَمَنْ بَعْدَهُمَا، وَالْمِرَاءُ فِيهِ كُفْرٌ)

ترجمہ: قرآن اللہ کا کلام ہے، اسکی طرف سے نازل کردہ اور نور ہدایت ہے، مخلوق نہیں ہے؛ کیونکہ قرآن اللہ سے ہے، اور جو اللہ سے ہو وہ مخلوق نہیں، اسی طرح امام مالک بن انس اور احمد بن حنبل اور ان سے پہلے اور بعد کے دیگر فقہاء نے کہا ہے، اسکے اندر اختلاف اور جھگڑا کرنا کفر ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[16] (وَالْإِيمَانُ بِالرُّؤْيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَرَوْنَ اللّٰهَ بِأَعْيُنِ رُؤُوسِهِمْ، وَهُوَ يُحَاسِبُهُمْ بِلَا حِجَابٍ وَلَا تَرْجُمَانٍ)

ترجمہ: اور قیامت کے دن رویت باری تعالی پر ایمان لانا کہ لوگ اللہ کو اپنی کھلی نگاہوں سے دیکھیں گے، اور وہ انکا حساب لے گا بغیر حجاب اور بغیر ترجمان کے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[17] (وَالْإِيمَانُ بِالْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُوزَنُ فِيهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لَهُ كِفَّتَانِ وَلِسَانٌ)

ترجمہ: اور قیامت کے دن میزان پر ایمان لانا، جس کے اندر خیر وشر کو وزن کیا جائے گا، اس کے دو پلڑے اور ایک زبان ہوگی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[18] (وَالْإِيمَانُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَمُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ)

ترجمہ: اور عذاب قبر، اور منکر نکیر پر ایمان لانا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[19] (وَالْإِيمَانُ بِحَوْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضٌ، إِلَّا صَالِحًا عليه السلام، فَإِنَّ حَوْضَهُ ضَرْعَ نَاقَتِهِ)

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر ایمان لانا، اور اس بات پر ایمان لانا کہ ہر نبی کا ایک حوض ہوگا سوائے سیدنا صالح علیہ السلام کے کہ انکا حوض انکی اونٹنی کا تھن ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[20] (وَالْإِيمَانُ بِشَفَاعَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُذْنِبِينَ الْخَاطِئِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى الصِّرَاطِ، وَيُخْرِجُهُمْ مِنْ جَوْفِ جَهَنَّمَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ، وَكَذٰلِكَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ، وَلِلّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ تَفَضُّلٌ كَثِيرٌ فِيمَنْ يَشَاءُ، وَالْخُرُوجُ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا احْتَرَقُوا وَصَارُوا فَحْمًا)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت پر ایمان لانا جو کہ قیامت کے روز خطا کار گنہگاروں کیلئے ہوگی، اور پل صراط پر ایمان لانا، اور یہ کہ اللہ انہیں جہنم کے بیچ سے نکالے گا، اور ہر نبی کے پاس ایک شفاعت ہوگی، اسی طرح صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کے پاس بھی، اور پھر اس کے بعد بھی اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے جس کو چاہے گا شفاعت سے نوازتا رہے گا، اور انہیں جہنم سے نکالتا رہے گا بعد اس کے کہ وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[21] (وَالْإِيمَانُ بِالصِّرَاطِ عَلٰى جَهَنَّمَ، يَأْخُذُ الصِّرَاطُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيَجُوزُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيَسْقُطُ فِيْ جَهَنَّمَ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَلَهُمْ أَنْوَارٌ عَلٰى قَدْرِ إِيْمَانِهِمْ)

ترجمہ: اور جہنم پر واقع پل صراط پر ایمان لانا، پل صراط جس کو چاہے گا پکڑ لے گا اور جس کو چاہے گا گزرنے دے گا، دوزخ کے اندر جسے اللہ چاہے گا گر جائے گا، اور اس پر سے گزرنے والوں کو ان کے ایمان کے بقدر نور ملے گا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[22] (وَالْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ)

ترجمہ: اور انبیاء اور فرشتوں پر ایمان لانا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[23] (وَالْإِيْمَانُ بِاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، وَاَنَّهُمَا مَخْلُوْقَتَانِ، اَلْجَنَّةُ فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، وَسَقْفُهَا الْعَرْشُ، وَالنَّارُ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى، وَهُمَا مَخْلُوْقَتَانِ، قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَدَدَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا، وَعَدَدَ اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا، لَا تَفْنِيَانِ اَبَدًا، بَقَاءُهُمَا مَعَ بَقَاءِ اللّٰهِ اَبَدَا الْآبِدِيْنَ، وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ، وَاٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِي الْجَنَّةِ الْبَاقِيَةِ الْمَخْلُوْقَةِ، فَاُخْرِجَ مِنْهَا بَعْدَمَا عَصَى اللّٰهَ)

ترجمہ: اور یہ ایمان لانا کہ جنت حق ہے، اور دوزخ حق ہے، اور دونوں پیدا شدہ ہیں، جنت ساتویں آسمان میں ہے، اور اسکا چھت عرش ہے، اور دوزخ ساتویں نچلی زمین کے نیچے ہے، اور وہ دونوں پیدا شدہ ہیں، یقینا اللہ تعالی کو یہ پتہ ہے کہ اہل جنت کی کتنی تعداد ہے اور جنت میں کون جائے گا، اور اہل دوزخ کی کتنی تعداد ہے اور اس میں کون جائے گا، دونوں کبھی فنا نہیں ہوں گے، دونوں باقی ہیں بقائے الہی کے ساتھ، ہمیشہ ہمیش کیلئے۔

اور آدم علیہ السلام پیدا شدہ ہمیشہ ہمیش والی جنت میں تھے، پھر اللہ عزوجل کی نافرمانی کرنے کے بعد وہاں سے نکال دیئے گئے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[24] (وَالْإِيمَانُ بِالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)

ترجمہ: اور مسیح الدجال پر ایمان لانا۔

اور نزول عیسی پر ایمان لانا، کہ وہ اتریں گے، اور دجال کو قتل کریں گے، شادی کریں گے، اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونے والے خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور پھر وفات پا جائیں گے اور انہیں مسلمان دفن کر دیں گے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[25] (وَالْإِيمَانُ بِنُزُوْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَنْزِلُ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَتَزَوَّجُ، وَيُصَلِّيْ خَلْفَ الْقَائِمِ مِنْ آلِ مَحَمَّدٍ ﷺ، وَيَمُوْتُ، وَيَدْفَنُهُ الْمُسْلِمُوْنَ)

ترجمہ: ”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول پر ایمان رکھنا، وہ (آسمان سے) نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے، شادی کریں گے اور وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک قائم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔ ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی تدفین کریں گے۔“

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[26] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَنِيَّةٌ وَإِصَابَةٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَيَنْقُصُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ)

ترجمہ: ”اس بات پر ایمان لانا کہ ایمان قول وعمل اور نیت و درست ہونے کا نام ہے۔ وہ بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ جتنا اللہ چاہے بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔“

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[27](وَاَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَالْاُمَمِ كُلِّهَا بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ -صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ- اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ، هٰكَذَا رُوِيَ لَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا: اَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَيَسْمَعُ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا يُنْكِرُهُ)

(ثُمَّ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ: عَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَكُلُّهُمْ يَصْلُحُ لِلْخِلَافَةِ۔

ثُمَّ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ: اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اَلْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، وَهُمْ مَنْ صَلّٰى الْقِبْلَتَيْنِ)

ثُمَّ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ: مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً، اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرَ، نَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمْ، وَنَذْكُرُ فَضْلَهُمْ، وَنَكُفُّ عَنْ زَلَّتِهِمْ، وَلَا نَذْكُرُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا بِالْخَيْرِ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِيْ فَاَمْسِكُوْا"

وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: "مَنْ نَطَقَ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ صَاحِبُ هَوًى"

ترجمہ: انبیاء کے بعد تمام امتوں میں اور اس امت میں سب سے زیادہ افضل ابو بکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان ہیں، اسی طرح ابن عمر سے مروی ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے اور ہم یہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر ابو بکر، عمر اور عثمان ہیں، نبی ﷺ اسے سنتے تھے اور اس پر نکیر نہیں کرے تھے۔

پھر ان لوگوں کے بعد سب سے افضل: علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبد الرحمن بن عوف، ابو عبیدہ عامر بن الجراح ہیں، یہ سب خلافت کی اہلیت رکھتے ہیں۔

پھران صحابہ کے بعدلوگوں میں سب سے افضل وہ لوگ ہیں جو پہلی صدی کے ہیں اور جن کے اندر رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے، ان میں مہاجرین اور انصار سب شامل ہیں، اور وہ لوگ بھی جنہوں نے دونوں قبلے کی طرف نماز پڑھی۔

پھران کے بعد وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی خواہ ایک دن یا ایک ماہ یا ایک سال، یا اس سے زیادہ یا اس سے کم، ان کیلئے ہم رحمت کی دعاء کریں گے، ان کے فضائل کو بیان کریں گے، ان کی غلطیوں کو بیان نہیں کریں گے، انہیں ہم صرف خیر ہی سے یاد کریں گے، رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی وجہ سے: جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو اپنی زبان کو روک لو۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: جو اصحاب رسول ﷺ کے خلاف اپنی زبان کھولے خواہ ایک ہی کلمہ ہو، وہ نفس پرست ہے۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے کسی کی بھی اقتداء کرلو ہدایت پر رہو گے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[28] (وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْاَئِمَّةِ فِيْمَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَيَرْضَى، وَمَنْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بِاِجْمَاعِ النَّاسِ عَلَيْهِ وَرِضَاهُمْ بِه فَهُوَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَبِيْتَ لَيْلَةً وَلَا يَرَى اَنْ لَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامٌ، بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا)

ترجمہ: اور سمع وطاعت ہے حکام کیلئے انہیں امور میں جن سے اللہ خوش اور راضی ہو، اور جو لوگوں کے اتفاق اور انکی رضامندی سے خلافت کا ذمیدار بنے وہ امیر المومنین ہے۔

کسی کے لئے حلال نہیں کہ ایک رات بھی اس حال میں نہ گزارے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو۔ چاہے وہ امیر نیک ہو یا فاجر ہو۔"

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[29] (وَالْحَجُّ وَالْغَزْوُ مَعَ الْإِمَامِ مَاضٍ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ خَلْفَهُمْ جَائِزَةٌ، وَيُصَلِّيْ بَعْدَهَا سِتَّ رَكْعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، هٰكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ)

ترجمہ: حج اور جہاد حاکم وقت کے ساتھ جاری رہیں گے، اور جمعہ کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، اور بعد میں چھ رکعات پڑھ لے گا، ہر دو رکعات کے درمیان فصل کرے گا، اسی طرح امام احمد بن حنبل نے کہا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[30] (وَالْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ يَنْزِلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

ترجمہ: اور خلافت قریش میں رہے گی یہاں تک کہ عیسی ابن مریم کا نزول ہو جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[31] (وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى إِمَامٍ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَهُوَ خَارِجِيٌّ، وَقَدْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ، وَخَالَفَ الْآثَارَ، وَمَيْتَتُهُ مَيْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ)

ترجمہ: جو مسلمانوں کے حاکم کے خلاف خروج کرے گا وہ خارجی ہوگا، کیونکہ اس نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا، اور نصوص کی مخالفت کی، اب اسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[32] (وَلَا يَحِلُّ قِتَالُ السُّلْطَانِ وَلَا الْخُرُوْجُ عَلَيْهِ وَإِنْ جَارَ، وَذٰلِكَ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ: "اِصْبِرْ! وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا" وَقَوْلُهُ لِلْأَنْصَارِ: "اِصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ" وَلَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ قِتَالُ السُّلْطَانِ، فَإِنَّ فِيْهِ فَسَادَ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ)

ترجمہ: اور حاکم وقت سے قتال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اسکے خلاف خروج کرنا گرچہ وہ ظالم ہو، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا: صبر کرنا، گرچہ ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور انصار سے کہا تھا: صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملنا۔ اور حاکم سے قتال کرنا سنت کا طریقہ نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے اندر دین و دنیا دونوں کی تباہی ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[3 3] (وَيَحِلُّ قِتَالُ الْخَوَارِجِ إِذَا عَرَضُوا لِلْمُسْلِمِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ، وَلَيْسَ لَهُ إِذَا فَارَقُوهُمْ أَنْ يَطْلُبَهُمْ، وَلَا يُجْهَزُ عَلَى جَرِيحِهِمْ، وَلَا يَأْخُذُ فَيْئَهُمْ، وَلَا يَقْتُلُ أَسِيرَهُمْ، وَلَا يَتْبَعُ مُدْبِرَهُمْ)

ترجمہ: خوارج سے قتال کرنا جائز ہے، جب وہ مسلمانوں کیلئے ان کے جان ومال اور اہل وعیال میں مصیبت بن جائیں، اگر وہ الگ ہو جائیں تو انہیں طلب نہ کرے، نہ ہی انکے زخمیوں کو قتل کرے، اور نہ ہی ان سے مال غنیمت لے، اور نہ ہی انکے قیدیوں کو قتل کرے اور نہ ہی میدان چھوڑنے والے کے پیچھے جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[34] (وَاعْلَمْ - رَحِمَكَ اللهُ - أَنَّهُ لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[35]وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَلَا يَشْهَدُ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَشْهَدُ لَهُ بِعَمَلِ خَيْرٍ وَلَا شَرٍّ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ بِمَا يَخْتِمُ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، تَرْجُوْ لَهُ رَحْمَةَ اللّٰهِ، وَتَخَافُ عَلَيْهِ، وَلَا تَدْرِىْ مَا يَسْبِقُ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ مِنَ النَّدْمِ، وَمَا اَحْدَثَ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِذَا مَاتَ عَلَى الْاِسْلَامِ، تَرْجُوْ لَهُ الرَّحْمَةَ، وَتَخَافُ عَلَيْهِ ذُنُوْبَهُ)

ترجمہ: اور جو اہل اسلام میں سے ہو اسکے حق میں کسی خیر یا شر کی گواہی نہ دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ موت کے وقت اسکا خاتمہ کیسا ہو، اسکے لئے اللہ کی رحمت کی امید کیجئے، اور اسکے گناہوں پر خوف کھایئے، تمہیں نہیں معلوم کہ موت کے وقت اس نے اللہ کے سامنے کیسی ندامت کا اظہار کیا ہے، اور اللہ نے اس وقت اس کے ساتھ کیا کیا ہے، چنانچہ جو اسلام پر فوت ہو اسکے لئے رحمت کی امید کریں اور اسکے گناہوں سے اس پر خوف کھائیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[36] وَمَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَلِلْعَبْدِ مِنْهُ تَوْبَةٌ)

ترجمہ: اور کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے بندے کیلئے توبہ نہ ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[37] **(وَالرَّجْمُ حَقٌّ)**

ترجمہ: رجم کرنا ثابت ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[38] (وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ سُنَّةٌ)

ترجمہ: اور موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[39] (وَتَقْصِيْرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ)

ترجمہ: اور حالت سفر میں نماز میں قصر کرنا سنت ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[40] (وَالصَّوْمُ فِي السَّفَرِ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ)

ترجمہ: سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے: جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[41] (وَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي السَّرَاوِيلِ)

ترجمہ: اور سروال کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[42] (وَالنِّفَاقُ اَنْ يُظْهِرَ الْاِسْلَامَ بِاللِّسَانِ وَيُخْفِيَ الْكُفْرَ بِالضَّمِيْرِ)

ترجمہ: اور نفاق یہ ہیکہ اسلام کو زبانی طور پر ظاہر کیا جائے اور دل میں کفر کو چھپا کر رکھا جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[43] (وَاعْلَمْ اَنَّ الدُّنْيَا دَارُ اِيْمَانٍ وَاِسْلَامٍ، وَاُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْهَا مُؤْمِنُوْنَ مُسْلِمُوْنَ فِيْ اَحْكَامِهِمْ وَمَوَارِيْثِهِمْ وَذَبَائِحِهِمْ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، لَا تَشْهَدُ لِاَحَدٍ بِحَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَاْتِيَ بِجَمِيْعِ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ قَصَرَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ نَاقِصَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتُوْبَ، وَاعْلَمْ اَنَّ اِيْمَانَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى - تَامُّ الْاِيْمَانِ اَوْ نَاقِصُ الْاِيْمَانِ - اِلَّا مَا ظَهَرَ لَكَ مِنْ تَضْيِيْعِ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ)

ترجمہ: اور جان لو کہ یہ دنیا ایمان و اسلام کا گھر ہے۔ امت محمدیہ کے اندر مومن بھی ہیں اور مسلمان بھی ہیں اسلامی احکام کے لاگو ہونے، ان کے میراث اور ذبیحہ میں شریک ہونے اور ان پر جنازہ پڑھنے کے اعتبار سے۔ اور ہم کسی کے حق میں اسکی حقیقت ایمان کی گواہی اس وقت دیں گے جب وہ تمام شرائع اسلام کو پورا کرے، اگر ان میں سے کسی کے اندر کوتاہی کرتا ہے تو وہ ناقص الایمان ہوگا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے، اور جان لیں کہ اسکا ایمان اللہ کے نزدیک تام ہے یا ناقص، مگر اعتبار اسی کا ہوگا جسے وہ ظاہر کر رہا ہے اسلام کے شرائع میں سے کسی کے اندر کوتاہی کر کے یا نہ کر کے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[44] (وَالصَّلَاةُ عَلٰى مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ سُنَّةٌ، وَالْمَرْجُوْمُ، وَالزَّانِىْ، وَالزَّانِيَةُ، وَالَّذِىْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ، وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَالسَّكْرَانُ وَغَيْرُهُمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ)

ترجمہ: اہل قبلہ مسلمانوں میں سے جو فوت ہو جائے اس کی نماز جنازہ سنت ہے، جسے رجم کیا گیا، زانی اور زانیہ، خودکشی کرنے والا اور دیگر اہل قبلہ میں سے مسلمان، شراب نوشی کرنے والے اور اس طرح کے دوسے مسلمانوں پر بھی نماز جنازہ سنت ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[45] (وَلَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَرُدَّ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، اَوْ يَرُدَّ شَيْئًا مِنْ اٰثَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اَوْ يُصَلِّيَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، اَوْ يَذْبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَاِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ اَنْ تُخْرِجَهُ مِنَ الْاِسْلَامِ، وَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمُسْلِمٌ بِالْاِسْمِ لَا بِالْحَقِيْقَةِ)

ترجمہ: اور اہل قبلہ میں سے کوئی دائرہ اسلام سے نہیں نکل سکتا یہاں تک کہ وہ کتاب اللہ کی کسی آیت کا انکار کردے، یا رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کا انکار کردے، یا وہ غیر اللہ کیلئے نماز پڑھے، یا غیر اللہ کیلئے ذبیحہ کرے، اگر ان میں سے کسی کا ارتکاب کرتا ہے تو آپ اسے دائرہ اسلام سے نکال سکتے ہیں، لیکن اگر ان میں سے کسی کا ارتکاب نہیں کرتا ہے تو وہ مومن اور مسلمان ہے نام کے ساتھ نہ کہ حقیقت میں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[46] (وَكُلَّ مَا سَمِعْتَ مِنَ الْآثَارِ شَيْئًا مِمَّا لَمْ يَبْلُغْهُ عَقْلُكَ، نَحْوَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "قُلُوْبُ الْعِبَادِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ"(۱) وَقَوْلُهُ: "اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا"(۲)، وَيَنْزِلُ يَوْمَ عَرَفَةَ(۳)، وَيَنْزِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(۴)، وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَا يَزَالُ يَطْرَحُ فِيْهَا حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهَا قَدَمَهُ -جَلَّ ثَنَاؤُهُ(۵)-، وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْعَبْدِ: "اِنْ مَشَيْتَ اِلَيَّ هَرْوَلْتُ اِلَيْكَ"(۶)، وَقَوْلُهُ: "خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ"(۷)، وَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ"(۸)۔

وَاَشْبَاهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ، فَعَلَيْكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّصْدِيْقِ وَالتَّفْوِيْضِ وَالرِّضَا، وَلَا تُفَسِّرْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ بِهَوَاكَ، فَاِنَّ الْاِيْمَانَ بِهٰذَا وَاجِبٌ، فَمَنْ فَسَّرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا بِهَوَاهُ اَوْرَدَّهُ فَهُوَ جَهْمِيٌّ)

ترجمہ: آثار نبویہ میں سے اگر کوئی ایسا اثر (حدیث) آپ سنتے ہیں جو آپ کی عقل تک نہیں پہونچتی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (بندوں کے دل رحمن کی دونوں انگلیوں کے درمیان ہیں)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (بیشک اللہ دنیاوی آسمان پر نازل ہوتا ہے)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (اور وہ عرفہ کے دن نازل ہوتا ہے)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (اور وہ قیامت کے دن نازل ہوتا ہے)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (اور جہنم میں برابر ڈالا جائیگا یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنا قدم اس میں رکھ دے گا)، اور اللہ تعالی کا یہ قول اپنے بندے سے: (اگر تم میری طرف چل کر آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا) اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (بیشک اللہ تعالی عرفہ کے دن نازل ہوتا ہے)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے)، اور جیسے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (میں نے اپنے رب کو خوبصورت شکل میں دیکھا ہے)۔

اور اس طرح کی احادیث اگر آپ تک پہونچتی ہیں تو واجب ہے کہ انہیں تسلیم اور انکی تصدیق کی

جائے، انکے تعلق سے تفویض اور رضا کا عقیدہ رکھا جائے، ان میں سے کسی کو اپنی خواہش سے تفسیر نہ کریں، کیونکہ ان پر ایمان لانا واجب ہے، چنانچہ جو بھی ان میں سے کسی کی تفسیر اپنی خواہش سے کرے گا یا اسے رد کرے گا تو وہ جہمی ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[47] (وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يَرَى رَبَّهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ)

ترجمہ: اور جو یہ گمان کرے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[48] (وَالْفِكْرَةُ فِي اللّٰهِ بِدْعَةٌ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "تَفَكَّرُوْا فِي الْخَلْقِ، وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ" فَإِنَّ الْفِكْرَةَ فِي الرَّبِّ تَقْدَحُ الشَّكَّ فِي الْقَلْبِ)

ترجمہ: اور اللہ کی ذات کے بارے میں غور وفکر کرنا بدعت ہے؛ رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی وجہ سے: مخلوق میں غور وفکر کرو، اللہ میں غور وفکر نہ کرو۔ کیونکہ ذات باری میں غور وفکر کرنا دل میں شک پیدا کرے گا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[49] (وَاعْلَمْ اَنَّ الْهَوَامَّ وَالسِّبَاعَ وَالدَّوَابَّ نَحْوَ الذَّرِّ وَالذُّبَابِ وَالنَّمْلِ كُلَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، وَلَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)

ترجمہ: اور جان لو! تمام کیڑے مکوڑے، درندے اور جانور جیسے چیونٹیاں اور مکھیاں سب مامور ہیں، یہ سب اللہ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں جانتے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[50] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَلِمَ مَا كَانَ مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ وَمَا لَمْ يَكُنْ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ، أَحْصَاهُ وَعَدَّهُ عَدًّا، وَمَنْ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَعْلَمُ إِلَّا مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ اللہ تبارک وتعالی جانتا ہے ہر وہ چیز جو ابتدائے آفرینش سے ہے، اور جو موجود نہیں ہے، اور جو کچھ ہونے والا ہے، ہر ایک کو شمار کر رکھا ہے اور گن رکھا ہے، اور جو یہ کہے کہ وہ نہیں جانتا ان چیزوں کو جو پہلے تھیں اور جو کچھ ہونے والا ہے تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[51](وَلَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ، وَصَدَاقٍ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلِيٌّ فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)

ترجمہ: اور کوئی نکاح نہیں ہوسکتا بغیر ولی اور دو عادل گواہ اور مہر کے وہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اور جس کا کوئی ولی نہیں تو حاکم وقت اسکا ولی ہوتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[52] (وَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ، وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)

ترجمہ: اور اگر مرد بیوی کو تین طلاق دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے، اب اس کیلئے وہ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے سے شادی کر لے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[53] (وَلَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا بِاَحْدٰى ثَلَاثٍ، زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ مُرْتَدٍّ بَعْدَ اِيْمَانٍ، اَوْ قَتْلِ نَفْسًا مُؤْمِنَةً بِغَيْرِ حَقٍّ، فَيُقْتَلُ بِهٖ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَدَمُ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اَبَدًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)

ترجمہ: اور کسی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ گواہی دیتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں، مگر تین میں سے کسی ایک وجہ سے: شادی کے بعد زنا کرے، ایمان کے بعد مرتد ہو جائے یا کسی مومن کو ناحق قتل کر دے تو اسے قصاصا قتل کیا جائے گا، اسکے علاوہ ایک مسلمان کا خون دوسرے کیلئے ہمیشہ ہمیش قیامت تک حرام ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[54] (وَكُلُّ شَيْءٍ مِمَّا أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ الْفَنَاءَ يَفْنَى، إِلَّا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَالْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ، وَالصُّوَرَ وَالْقَلَمَ وَاللَّوْحَ، لَيْسَ يَفْنَى شَيْءٌ مِنْ هٰذَا أَبَدًا، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ الْخَلْقَ عَلَى مَا أَمَاتَهُمْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُحَاسِبُهُمْ بِمَا شَاءَ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ، وَيَقُولُ لِسَائِرِ الْخَلْقِ مِمَّنْ لَمْ يَخْلُقْ لِلْبَقَاءِ: كُونُوا تُرَاباً)

ترجمہ: اور اللہ نے جن چیزوں پر فنا لکھ دیا ہے وہ سب فنا ہو جائیں گی، سوائے جنت، دوزخ، عرش، کرسی، صور، اور لوح وقلم کے، ان میں سے کوئی بھی چیز فنا نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالی مخلوق کو اٹھائے گا قیامت کے دن اسی حالت میں جس حالت میں اسے موت دی تھی، اور ان کا حساب لے گا جیسا وہ چاہے گا، ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ دوزخ میں جائے گا، اور ان تمام مخلوق سے جنہیں بقاء کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہے، کہے گا: مٹی ہو جاؤ۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[55] (وَالْإِيْمَانُ بِالْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ، بَنِيْ آدَمَ وَالسِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ، حَتّٰى لِلذَّرَّةِ مِنَ الذَّرَّةِ، حَتّٰى يَأْخُذَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ، لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَهْلِ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَلِأَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ)

ترجمہ: اور اس بات ایمان لانا کہ قیامت کے دن تمام مخلوق کے درمیان بدلہ دلایا جائے گا وہ چاہے تمام انسان ہوں یا جانور یا کیڑے مکوڑے ہوں، یہاں تک کہ ایک چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ ہر ایک کا دوسرے سے بدلہ دلائے گا، اہل جنت کو اہل نار سے، اور اہل نار کو اہل جنت سے، اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے اور اہل نار کو ایک دوسرے سے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[56] (وَإِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ)

ترجمہ: اور اللہ کی خاطر عمل میں خالص ہونا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[57] (وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَالصَّبْرُ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَالْإِيْمَانُ بِأَقْدَارِ اللّٰهِ كُلِّهَا، خَيْرِهَا وَشَرِّهَا، حُلْوِهَا وَمُرِّهَا وَالْإِيْمَانُ بِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ مَا الْعِبَادُ عَامِلُوْنَ، وَإِلٰى مَا هُمْ صَائِرُوْنَ، لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ، وَلَا يَكُوْنُ فِي الْأَرْضِيْنَ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ إِلَّا مَا عَلِمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ)

ترجمہ: اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہونا، اللہ کے فیصلے پر صبر کرنا، اور اللہ کے فرمان پر ایمان لانا، اور اللہ کی تمام تقدیروں پر ایمان لانا خواہ وہ خیر ہوں یا شر، میٹھی ہوں یا کڑوی، اللہ کو معلوم ہے کہ بندے کیا کرنے والے ہیں، اور کہاں جانے والے ہیں، وہ اللہ کے علم سے باہر نہیں جاسکتے، آسمان وزمین میں وہ جہاں بھی ہوں اللہ ہی کے علم میں رہیں گے۔ اور یہ جان لو کہ جو تمہیں لاحق ہوا وہ ہو کر رہتا، اور جو لاحق نہیں ہوا وہ نہیں ہوتا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[58] (وَلَا خَالِقَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

ترجمہ: ”اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی خالق نہیں۔“

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[59] (وَالتَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعٌ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَالْفُقَهَاءِ، وَهٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)

ترجمہ: اور جنازوں پر چار تکبیرات ہیں، یہی قول مالک بن انس، سفیان ثوری، حسن بن صالح، احمد بن حنبل اور دیگر فقہاء کا ہے، اور یہی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[60] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مَعَ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَضَعَهَا حَيْثُ أَمَرَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان لانا کہ ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے یہاں تک کہ اس قطرے کو وہاں رکھ دیتا ہے جہاں اللہ اسے رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[61] (وَالْاِیْمَانُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ کَلَّمَ اَھْلَ الْقَلِیْبِ یَوْمَ بَدْرٍ- اَیْ- الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یَسْمَعُوْنَ کَلَامَہٗ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بدر کے دن اہل قلیب یعنی مشرکین سے کلام کیا تھا تو وہ مشرکین آپ کا کلام سن رہے تھے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[62] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَرِضَ أَجْرَهُ اللّٰهُ عَلٰى مَرَضِهِ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ آدمی جب بیمار ہوتا ہے تو اس بیماری پر اللہ اسے اجر دیتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[63] (وَالشَّهِيْدُ يَأْجُرُهُ اللّٰهُ عَلٰى شَهَادَتِهِ)

ترجمہ: اور شہید کو اللہ اسکے قتل پر اجر دیتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[64] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ الْأَطْفَالَ إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ فِي دَارِ الدُّنْيَا يَأْلَمُونَ، وَذٰلِكَ أَنَّ بَكْرًا ابْنِ أُخْتِ الْوَاحِدِ قَالَ: لَا يَأْلَمُونَ، وَكَذَبَ)

ترجمہ: اور اس بات ایمان کہ بچوں کو اس دنیا میں جب کوئی چیز لاحق ہوتی ہے تو انہیں تکلیف ہوتی ہے، اور عبدالواحد کے بھانجے بکر نے کہا کہ انہیں تکلیف نہیں ہوتی ہے، اس نے جھوٹ کہا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[65] (وَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، وَلَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ اَحَدًا اِلَّا بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِ وَلَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ بَرَّهُمْ وَفَاجِرَهُمْ: عَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَّهُمْ، لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهُ ظَالِمٌ، وَاِنَّمَا يَظْلِمُ مَنْ يَّاْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ، وَاللّٰهُ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، وَالْخَلْقُ خَلْقُهُ، وَالدَّارُ دَارُهُ، ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ﴾ (سورة الانبياء: 23) وَلَا يُقَالُ: لِمَ؟ وَكَيْفَ؟ وَلَا يَدْخُلُ اَحَدٌ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ)

ترجمہ: اور جان لو! کوئی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کی رحمت سے، اور اللہ کسی کو وعذاب نہیں دے گا مگر اسکے گناہوں کی وجہ سے، اسکے گناہوں کے بقدر، اور اگر اللہ تمام آسمان والوں اور زمین والوں میں نیک و بدسب کو عذاب دے تو بھی ان کے ساتھ ظلم نہیں ہوگا، اللہ تعالی کے بارے میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ ظالم ہے، کیونکہ ظلم تو وہ کرتا ہے جو دوسرے کا حق لے لے جو اسکا نہ ہو، اور اللہ کیلئے تو پوری مخلوق اور پوری بادشاہت ہے، پوری مخلوق اسی کی ہے، پوری دنیا اسی کی ہے، اسکے کاموں کے بارے میں اس سے کوئی سوال نہیں ہوسکتا، اور بندوں سے سوال کیا جائے گا، اور یہ نہیں کہا جاسکتا: کیوں اور کیسے؟ اللہ اور اسکے بندوں کے درمیان کوئی دخل اندازی نہیں کرسکتا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[66](وَاِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَطْعُنُ عَلَى الْآثَارِ وَلَا يَقْبَلُهَا، اَوْ يُنْكِرُ شَيْئًا مِنْ اَخْبَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّهِمْهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ رَدِيْءُ الْمَذْهَبِ وَالْقَوْلِ، وَلَا يُطْعَنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلٰى اَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لِاَنَّا اِنَّمَا عَرَفْنَا اللّٰهَ وَعَرَفْنَا رَسُوْلَهُ، وَعَرَفْنَا الْقُرْاٰنَ، وَعَرَفْنَا الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ بِالْآثَارِ، فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اِلَى السُّنَّةِ اَحْوَجُ مِنَ السُّنَّةِ اِلَى الْقُرْاٰنِ)

ترجمہ: اور جب کسی کو دیکھو کہ وہ احادیث پر طعن و تشنیع کرتا ہے اور انہیں قبول نہیں کرتا، یا رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں میں سے کسی حدیث کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لو کہ اسکا دین خطرے میں ہے، کیونکہ وہ قول و مسلک کے اعتبار سے بیکار شخص ہے، اور یہ رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ پر طعن ہے، اس لئے کہ ہم نے اللہ کو پہچانا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جانا، اور ہم نے قرآن کو جانا اور ہم نے خیر و شر اور دنیا و آخرت کی بھلائی کو جانا انہیں احادیث رسول کے ذریعے۔ اور بیشک قرآن سنت کا زیادہ محتاج ہے بنسبت اسکے کہ سنت قرآن کا محتاج ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[67] (وَالْكَلَامُ وَالْجِدَالُ وَالْخُصُوْمَةُ فِي الْقَدْرِ خَاصَّةً مَنْهِيٌّ عَنْهُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْفِرَقِ، لِأَنَّ الْقَدْرَ سِرُّ اللّٰهِ وَنَهَى الرَّبُّ -جَلَّ تَعَالٰى- الْأَنْبِيَاءَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَدْرِ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْقَدْرِ، وَكَرِهَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَكَرِهَهُ التَّابِعُوْنَ وَكَرِهَهُ الْعُلَمَاءُ، وَأَهْلُ الْوَرَعِ، وَنَهَوْا عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقَدْرِ، فَعَلَيْكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالْإِقْرَارِ وَالْإِيْمَانِ، وَاعْتِقَادِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جُمْلَةِ الْأَشْيَاءِ وَاسْكُتْ عَمَّا سِوٰى ذٰلِكَ)

ترجمہ: اور تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ اور جدال کرنا تمام فرقوں کے نزدیک ممنوع ہے، اسلئے کہ تقدیر اللہ کا راز ہے، اور رب ذو الجلال نے انبیاء تک کو تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے منع کیا ہے، اور نبی ﷺ نے بھی تقدیر کے بارے میں جھگڑنے سے منع کیا ہے، صحابہ کرام اور تابعین نے اس پر کلام کرنے کو ناپسند کیا ہے، اسی طرح علماء اور اہل تقوی نے بھی ناپسند کیا ہے، اور تقدیر کے بارے میں جھگڑا کرنے کو ناپسند کیا ہے، اس لئے تم پر بھی واجب ہے کہ اسے تسلیم اور اقرار کرو، اس پر ایمان لاؤ، اور جملہ تمام چیزوں میں وہی اعتقاد رکھو جو اعتقاد رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس کے علاوہ خاموش رہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[68](وَالْإِيْمَانُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُسْرِیَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ، وَصَارَ اِلَى الْعَرْشِ، وَكَلَّمَ اللّٰهَ، وَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاطَّلَعَ فِی النَّارِ، وَرَاَى الْمَلَائِكَةَ، وَسَمِعَ كَلَامَ اللّٰهِ وَنُشِرَتْ لَهُ الْاَنْبِيَاءُ، وَ رَاَى سُرَادِقَاتِ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِیِّ، وَجَمِيْعِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِيْنَ فِی الْيَقْظَةِ، حَمَلَهُ جِبْرِيْلُ عَلَى الْبُرَاقِ حَتّٰى اَدَارَهُ فِی السَّمَاوَاتِ، وَفُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ فِی تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَرَجَعَ اِلٰى مَكَّةَ لَيْلَتَهُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ رسول اللہ ﷺ کو آسمان کا سیر کرایا گیا، یہاں تک کہ آپ عرش تک گئے، اور اللہ سے ہم کلام ہوئے، اور جنت میں گئے اور دوزخ کو جھانکا، اور فرشتوں کو دیکھا، اللہ کے کلام کو سنا، انبیاء نے آپ کو بشارت دی، عرش و کرسی کے جھالروں کو دیکھا، اور آسمان و زمین کی ساری چیزوں کو عالم بیداری میں دیکھا، جبریل علیہ السلام آپ کو براق پر لے گئے یہاں تک کہ پورے آسمانوں پر گھمایا، اسی رات آپ پر نماز فرض کی گئی، اور اسی رات آپ مکہ واپس بھی آگئے، اور یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[69] (وَاعْلَمْ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِی حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ وَتَاْوِی اِلٰی قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَاَرْوَاحُ الْفُجَّارِ وَالْكُفَّارِ فِی بِئْرٍ بَرْهُوْتٍ، وَهُوَ فِی سِجِّيْنٍ)

ترجمہ: اور جان لو کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسموں میں ہوں گی، جو جنت میں سیر کریں گی، اور عرش کے نیچے قندیلوں میں پناہ لیں گی، اور کفار و فجار کی روحیں سجین کے اندر برہوت نامی جگہ میں ہوں گی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[70](والایمان بان المیت یقعد فی قبرہ وترسل فیہ الروح حتی یسالہ منکر ونکیر عن الایمان وشرائعہ، ثم تسل روحہ بلا الم)

(ویعرف المیت الزائر اذا زارہ، ویتنعم المومن فی القبر، ویعذب الفاجر کیف شاء اللہ)

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ میت کو اسکی قبر میں بٹھایا جائے گا، پھر اسکے اندر روح ڈالی جائے گی، یہاں تک کہ منکر اور نکیر اس سے سوال کریں گے ایمان اور اسکے شرائع کے بارے میں، پھر اسکی روح بغیر کسی تکلیف کے نکال لی جائے گی۔ اور یہ کہ میت جانتا ہے جب کوئی شخص اسکی زیارت کرنے آتا ہے، اور مومن بندہ قبر کے اندر نعمتوں میں رہتا ہے، اور فاجر بندے کو عذاب دیا جاتا ہے جیسا اللہ چاہتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[71] **واعلم أن الشر والخير بقضاء الله وقدره.**

ترجمہ: اور جان لو کہ شر اور خیر دونوں اللہ کے قضاء اور قدر سے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[72] (واعلم أن البروج بقضاء الله وقدره)

ترجمہ: اور جان لو کہ بروج اللہ کے قضاء اور قدر سے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[73] (وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ كَلَّمَ مُوْسٰى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ الطُّوْرِ وَمُوْسٰى يَسْمَعُ مِنَ اللّٰهِ الْكَلَامَ بِصَوْتٍ وَقَعَ فِيْ مَسَامِعِهِ مِنْهُ، لَا مِنْ غَيْرِهِ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ)

ترجمہ: اور یہ ایمان لانا کہ اللہ تعالی ہی نے موسی بن عمران سے طور والے دن کلام کیا تھا، اور موسی علیہ السلام اللہ کا کلام سن رہے تھے ایسی آواز کے ساتھ جو انکی کانوں میں جا رہی تھی اللہ ہی کی طرف سے نہ کہ کسی دوسرے کی طرف سے، پس جو اس کے علاوہ اعتقاد رکھے اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[74](وَالْعَقْلُ مَوْلُوْدٌ، اَعْطَى كُلَّ اِنْسَانٍ مِنَ الْعَقْلِ مَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، يَتَفَاوَتُوْنَ فِي الْعُقُوْلِ مِثْلَ الذَّرَّةِ فِي السَّمٰوَاتِ، وَيُطْلَبُ مِنْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنَ الْعَمَلِ عَلٰى قَدْرِ مَا اَعْطَاهُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَيْسَ الْعَقْلُ بِاكْتِسَابٍ، اِنَّمَا هُوَ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

ترجمہ: اور عقل مولود یعنی مخلوق ہے، ہر انسان کو اتنی ہی عقل دی گئی ہے جتنا اللہ نے چاہا ہے، لوگ عقلوں میں متفاوت ہیں آسمانوں میں ذرے کی طرح، ہر انسان سے اسی قدر عمل کا مطالبہ کیا جائے گا جتنا اس کے پاس عقل ہے، اور عقل کسبی نہیں ہے، یہ اللہ کی طرف سے فضل و احسان ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[75](وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ فَضَّلَ الْعِبَادَ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، عَدْلاً مِّنْہُ لَا یُقَالُ: جَارٌ وَلَا حَابِیٌ، فَمَنْ قَالَ: اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ عَلَی الْمُؤْمِنِ وَالْکَافِرِ سَوَاءٌ فَھُوَ صَاحِبُ بِدْعَۃٍ، بَلْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ عَلَی الْکَافِرِ وَالطَّائِعَ عَلَی الْعَاصِ، وَالْمَعْصُوْمَ عَلَی الْمَخْذُوْلِ، عَدْلاً مِّنْہُ، ھُوَ فَضْلُہٗ یُعْطِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ، وَیَمْنَعُہٗ مَنْ یَّشَاءُ)

ترجمہ: اور جان لو کہ اللہ تعالی نے بندوں کو دین و دنیا کے تعلق سے ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے، اور یہ اسکا عدل ہے، یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے ظلم کیا اور جانبداری سے کام لیا، اور جو یہ کہے کہ اللہ تعالی کا فضل مومن اور کافر پر برابر ہے تو ایسا شخص بدعتی ہے، بلکہ صحیح یہ ہیکہ اللہ نے مومن کو کافر پر، فرمانبردار بندے کو گنہگار بندے پر اور ایک معصوم کو گنہگار پر فضیلت دے رکھی ہے، اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[7 6] (وَلَا يَحِلُّ اَنْ تَكْتُمَ النَّصِيْحَةَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ -بَرَّهُمْ وَفَاجِرَهُمْ- فِىْ اَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ، فَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ غَشَّ الْمُسْلِمِيْنَ، وَمَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ غَشَّ الدِّيْنَ، وَمَنْ غَشَّ الدِّيْنَ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ)

ترجمہ: اور یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی کیلئے دین کے معاملے میں خیر خواہی کو چھپایا جائے، خواہ وہ نیک ہو یا برا، اگر کسی نے چھپایا تو اس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا، اور جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا تو اس نے دین کے ساتھ دھوکہ کیا، اور جس نے دین کے ساتھ دھوکہ کیا تو اس نے اللہ، اسکے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[7 7] (وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ عَلِيْمٌ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ، قَدْ عَلِمَ اَنَّ الْخَلْقَ يَعْصُوْنَهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهُمْ، عِلْمُهُ نَافِذٌ فِيْهِمْ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ عِلْمُهُ فِيْهِمْ اَنْ هَدَاهُمْ لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْهِمْ كَرَمًا وَجُوْدًا وَتَفَضُّلاً، فَلَهُ الْحَمْدُ)

ترجمہ: اور اللہ تبارک وتعالی سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے، اسکے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، یقینا اللہ کو بندوں کی پیدائش سے پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ اسکی نافرمانی کریں گے، اسکا علم انکے اندر نافذ ہے، پھر بھی اسکا علم اس بات سے مانع نہیں ہے کہ انہیں اسلام کی طرف ہدایت دے، اور اپنے کرم وفضل اور جود وسخا سے ان پر احسان کرے، تمام تعریف اسی کیلئے ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[78] (وَاعْلَمْ اَنَّ الْبَشَارَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ ثَلَاثُ بَشَارَاتٍ، يُقَالُ: اَبْشِرْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ بِرِضَا اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ، وَيُقَالُ: اَبْشِرْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ، وَيُقَالُ: اَبْشِرْ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ بِغَضَبِ اللّٰهِ وَالنَّارِ، هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

ترجمہ: اور جان لو! موت کے وقت تین بشارتیں ہوتی ہیں: کہا جاتا ہے: اے اللہ کے محبوب بندے! خوش ہو جا اللہ کی رضا اور جنت کے ساتھ، اور کہا جاتا ہے: اے اللہ کے دشمن! تو بھی خوش ہو جا اللہ کے غضب اور اسکے دوزخ کے ساتھ، اور کہا جاتا ہے: اے اللہ کے بندے! خوش ہو جا اسلام کے بعد جنت کے ساتھ۔ یہ ابن عباس کا قول ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[79] **واعلم أن أول من ينظر إلى الله في الجنة الأضراء، ثم الرجال، ثم النساء، بأعين رؤوسهم، كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إنكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر، لا تضامون في رؤيته، والإيمان بهذا واجب وإنكاره كفر.**

ترجمہ: اور جان لو! بیشک جنت میں سب سے پہلے اللہ کو نابینا لوگ دیکھیں گے، پھر مرد، پھر عورتیں، اپنی کھلی آنکھوں سے سب دیکھیں گے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عنقریب تم لوگ اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہو رہی ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اسکا انکار کفر ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[80] **واعلم - رحمك الله- أنه ما كانت زندقة قط، ولا كفر ولا شك ولا بدعة ولا ضلالة ولا حيرة في الدين إلا من الكلام وأصحاب الكلام والجدل والمراء والخصومة، والعجب وكيف يجترئ الرجل على المراء والخصومة والجدال، والله تعالى يقول: {مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا} فعليك بالتسليم والرضى بالآثار، والكف والسكوت.**

ترجمہ: اور جان لو- اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ دین اسلام کے اندر کوئی زندقہ، کوئی کفر، کوئی شک، کوئی بدعت، کوئی گمراہی اور کوئی حیرت وتردد نہیں آیا مگر کلام، اہل کلام، بحث ومباحثہ، جھگڑا اور تعجب کے ذریعے، اور ایک آدمی جھگڑا، جدال اور علمی مناظرے کی جرات کیسے کرسکتا ہے جبکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: اللہ کی آیتوں میں جھگڑا وہی کرسکتا ہے جنہوں نے کفر کیا۔ پھر تمہارے اوپر اس سلسلے میں وارد احادیث کو تسلیم کرنا اور ان سے راضی ہونا، نیز زبان کو روک کر خاموش رہنا واجب ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[81] **والإيمان بأن الله - تبارك وتعالى - يعذب الخلق في النار، في الأغلال والأنكال والسلاسل، والنار في أجوافهم وفوقهم وتحتهم، وذلك أن الجهمية - منهم هشام الفوطي - قال: إنما يعذب الله عند النار، رد على الله وعلى رسوله.**

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالی مخلوق کو عذاب دیتا ہے دوزخ میں، بیڑیوں میں، ہتھکڑیوں اور زنجیروں میں، اور آگ ان کے پیٹ میں، ان کے اوپر اور انکے نیچے ہوگی، اور یہ بات اسلئے کہہ رہے ہیں کیونکہ جہمیہ - انہیں میں ہشام فوطی بھی ہے - کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی دوزخ کے پاس عذاب دے گا، جو کہ اللہ اور اسکے رسول پر رد ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[82] **واعلم أن صلاة الفريضة خمس صلوات، لا يزاد فيهن ولا ينقص في مواقيتها، وفي السفر ركعتان إلا المغرب، فمن قال: أكثر من خمس، فقد ابتدع، ومن قال: أقل من خمس فقد ابتدع، لا يقبل الله شيئا منها إلا لوقتها، إلا أن يكون نسيانا فإنه معذور، يأتي بها إذا ذكرها، أو يكون مسافرا فيجمع بين الصلاتين إن شاء.**

ترجمہ: اور جان لو! فرض نمازوں کی تعداد پانچ ہے، ان کے اندر اب کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی، اور نہ ہی انکے اوقات میں کچھ کمی ہوگی، سفر میں دو رکعات ہے سوائے مغرب کے، اب اگر کوئی پانچ سے زیادہ کہتا ہے تو وہ بدعتی ہے اور جو پانچ سے کم کہتا ہے وہ بھی بدعتی ہے، اللہ ان میں سے کسی کو بھی ان کے وقت سے پہلے قبول نہیں کرے گا، الا یہ کہ آدمی بھول جائے تو وہ معذور ہے، اسے پڑھ لے گا جب یاد آئے گا، یا وہ مسافر ہو تو اسکے لئے جائز ہے کہ دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لے اگر وہ چاہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[83] **والزكاة من الذهب والفضة والتمر والحبوب والدواب، على ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن قسمها فجائز، وإن أعطاها الإمام فجائز.**

ترجمہ: اور زکاۃ واجب ہے سونے، چاندی، کھجور، غلہ جات اور چوپایوں میں، اسی طرح سے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، پس اگر اسے خود سے تقسیم کر دیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر حاکم وقت کو دیدیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[84] **واعلم أن أول الإسلام شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله.**

ترجمہ: اور جان لو! کہ اسلام میں سب سے پہلے اس بات کی گواہی دی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[85] **وأن ما قال الله كما قال، ولا خلف لما قال، وهو عند ما قال.**

ترجمہ: اور یہ کہ اللہ نے جو کہا ہے وہی ہے جیسا کہا ہے، اور اسکے خلاف نہیں ہوتا ہے جو اس نے کہا ہے، اور وہی ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[86] **والإيمان بالشرائع كلها.**

ترجمہ: اور تمام شرائع پر ایمان لانا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[87] **واعلم أن الشراء والبيع -ما بيع في أسواق المسلمين- حلال، ما بيع على حكم الكتاب والسنة، من غير أن يدخله تغيير أو ظلم أو جور أو غدر، أو خلاف للقرآن أو خلاف للعلم.**

ترجمہ: اور جان لو! خرید وفروخت - جسے مسلمانوں کے بازار میں فروخت کیا گیا ہو- حلال ہے، اگر وہ کتاب وسنت کے فیصلے کے مطابق فروخت کیا گیا ہو، اسکے اندر کوئی تبدیلی، کوئی ظلم وجور، کوئی خیانت نہ ہو، اور اس میں قرآن کی مخالفت یا علم کی مخالفت نہ ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[88] **واعلم - رحمك الله - أنه ينبغي للعبد أن تصحبه الشفقة أبدا ما صحب الدنيا؛ لأنه لا يدري على ما يموت، وبما يختم له، وعلى ما يلقى الله، وإن عمل كل عمل من الخير.**

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم کرے - بندے کیلئے مناسب یہی ہے کہ وہ دنیا میں جب تک رہے شفقت اور نرمی کرے؛ کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ کس چیز پر اس کی موت ہو، اور اسکا خاتمہ کیسا ہو، اور وہ کس چیز پر اللہ سے ملاقات کرے، گرچہ وہ خیر کے سارے کام کرلے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[89] **وينبغي للرجل المسرف على نفسه أن لا يقطع رجاءه من الله تعالى عند الموت، ويحسن ظنه بالله تبارك وتعالى ويخاف ذنوبه، فإن رحمه الله فبفضل، وإن عذبه فبذنب.**

ترجمہ: اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والے کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ بھی موت کے وقت اللہ سے امید نہ توڑے، بلکہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھے، اور اپنے گناہوں سے ڈرے، اگر اللہ نے اس پر رحم کر دیا تو یہ اسکا فضل ہوگا اور اگر عذاب دیا تو یہ گناہ کی وجہ سے ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[90] **والإيمان بأن الله تبارك وتعالى أطلع نبيه على ما يكون في أمته إلى يوم القيامة.**

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو انکی امت کے تعلق سے قیامت تک ساری چیزوں کی اطلاع دے دی ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[91] **واعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «ستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة، وهي الجماعة، قيل: من هم يا رسول الله؟ قال: ما أنا عليه اليوم وأصحابي».**

ترجمہ: اور جان لو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب کے سب دوزخ میں ہوگے سوائے ایک فرقے کے، اور وہ الجماعہ ہے، پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: جس منہج پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[هكذا كان الدين إلى خلافة عمر بن الخطاب، وهكذا كان في زمن عثمان، فلما قتل عثمان جاء الاختلاف والبدع، وصار الناس أحزابا وصاروا فرقا، فمن الناس من ثبت على الحق عند أول التغيير، وقال به، وعمل به، ودعا الناس إليه، فكان الأمر مستقيما حتى كانت الطبقة الرابعة في خلافة بني فلان، انقلب الزمان وتغير الناس جدا، وفشت البدع، وكثر الدعاة إلى غير سبيل الحق والجماعة، ووقعت المحن في كل شيء لم يتكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا أصحابه، ودعوا إلى الفرقة، ونهى رسول الله عن الفرقة، وكفر بعضهم بعضا، وكل داع إلى رأيه، وإلى تكفير من خالفه، فضل الجهال والرعاع ومن لا علم له، وأطمعوا الناس في شيء من أمر الدنيا وخوفوهم عقاب الدنيا، فاتبعهم الخلق على خوف في دنياهم ورغبة في دنياهم، فصارت السنة وأهلها مكتومين، وظهرت البدعة وفشت، وكفروا من حيث لا يعلمون من وجوه شتى، ووضعوا القياس، وحملوا قدرة الرب في آياته وأحكامه وأمره ونهيه على عقولهم وآرائهم، فما وافق عقولهم قبلوه وما لم يوافق عقولهم ردوه، فصار الإسلام غريبا، والسنة غريبة، وأهل السنة غرباء في جوف ديارهم].

ترجمہ: اسی طرح دین اسلام باقی رہا خلافتِ عمر بن خطاب تک، اور یہی حال خلافت عثمان میں بھی رہا، لیکن جب سیدنا عثمان شہید کر دیئے اس وقت اختلافات و بدعات نے جنم لیا، اور لوگ پارٹیوں اور فرقوں میں بٹنے لگے، مگر کچھ لوگ تبدیلی کے وقت ہی سے حق پر باقی رہے، اسی کو کہا اور اسی پر عمل کیا اور لوگوں کو اسی کیطرف بلایا، معاملہ اسی طرح ٹھیک ٹھاک رہا یہاں تک کہ خلافت بنی فلان میں چوتھا طبقہ آیا، تو زمانہ بدل گیا اور لوگ بھی بہت بدل گئے، بدعات عام ہوگئیں، غلط راہوں کی طرف دعوت دینے والے بہت ہو گئے، ایسی ایسی چیزوں میں آزمائش ہونے لگی کہ جس کے بارے میں نہ تو رسول اللہ ﷺ نے بات کی

تھی اور نہ ہی صحابہ نے، اور یہ لوگ اختلاف کی طرف بلانے لگے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اختلاف اور فرقہ بندی سے منع کیا تھا، ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے، ہر کوئی اپنی رائے کی طرف بلانے لگا، اور ہر اس شخص کی تکفیر کرنے لگا جو اسکی مخالفت کرے، اسطرح جاہل اور ایسے لوگ جو علم سے ناواقف تھے وہ گمراہ ہونے لگے، لوگوں کو ہر دنیاوی چیز میں آرزو اور رغبت دلانے لگے، دنیا کے عذاب سے خوف دلانے لگے،. بہت سے لوگ انکے پیچھے ہو گئے، اس وقت سنت اور اہل سنت چھپ کر رہنے لگے، بدعتوں کا ظہور ہوا اور عام ہونے لگی، اور لوگ تکفیر کرنے لگے اس طرح کہ انہیں اسکا شعور ہی نہیں تھا، انہوں نے قیاس گڑھا، اور اللہ کی قدرت، اسکی آیات، اسکے احکام، اسکے امر و نہی کو اپنی عقلوں اور اپنی آراء پر محمول کرنے لگے، چنانچہ انکی عقلوں نے جس چیز کی موافقت کی اسے انہوں نے قبول کیا اور انکی عقلوں نے جس کی موافقت نہیں کی اسے رد کر دیا، اس طرح اسلام پھر اجنبی ہو گیا، سنت بھی اجنبی ہو گئی، اور اہل سنت بھی اجنبی ہو گئے خود اپنے ہی دیار کے اندر۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[92] [واعلم أن المتعة - متعة النساء - والاستحلال حرام إلى يوم القيامة.]

ترجمہ: اور جان لو! متعہ اور استحلال (حلالہ) قیامت تک حرام ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[93] [واعرف لبني هاشم فضلهم؛ لقرابتهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وتعرف فضل قريش والعرب وجميع الأفخاذ، فاعرف قدرهم وحقوقهم في الإسلام، ومولى القوم منهم، وتعرف لسائر الناس فضلهم، واعرف فضل الأنصار، ووصية رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم، وآل الرسول فلا تنسهم، تعرف فضلهم وكراماتهم، وجيرانه من أهل المدينة، فاعرف فضلهم.]

ترجمہ: بنو ہاشم کی فضیلت کو جانیں، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہیں، اور قریش، عرب اور تمام قبائل عرب کی فضیلت اور انکے قدر و مرتبت اور اسلام میں انکے حقوق کو بھی جانیں، اور قوم کا مولی انہیں میں سے ہوتا ہے، اور تمام لوگوں کے فضل کو جانیں، انصار کی فضیلت کو جانیں، اور رسول اللہ ﷺ نے جو انکے تعلق سے وصیت کی ہے، آل رسول کو کبھی نہ بھولیں، انکی فضیلت اور انکے کرامات کو جانیں، اور اہل مدینہ میں سے جو آپ کے پڑوسی ہیں انکی فضیلت کو بھی جانیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[94] [واعلم - رحمك الله - أن أهل العلم لم يزالوا يردون قول الجهمية حتى كان في خلافة بني فلان تكلم الرويبضة في أمر العامة، وطعنوا على آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأخذوا بالقياس والرأي، وكفروا من خالفهم، فدخل في قولهم الجاهل والمغفل والذي لا علم له، حتى كفروا من حيث لا يعلمون، فهلكت الأمة من وجوه، وكفرت من وجوه، وتزندقت من وجوه، وضلت من وجوه، وتفرقت وابتدعت من وجوه، إلا من ثبت على قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمره وأمر أصحابه، ولم يخطئ أحدا منهم، ولم يجاوز أمرهم، ووسعه ما وسعهم، ولم يرغب عن طريقتهم ومذهبهم، وعلم أنهم كانوا على الإسلام الصحيح والإيمان الصحيح، فقلدهم دينه واستراح، وعلم أن الدين إنما هو بالتقليد، والتقليد لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - اہل علم برابر جہمیہ کے قول کی تردید کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ بنو فلان کی خلافت میں معمولی لوگ سنگین مسائل میں کلام کرنے لگے، احادیث رسول پر طعن کرنے لگے، قیاس اور رائے کو پکڑنے لگے، اور اپنے مخالفین کی تکفیر کرنے لگے، اس طرح انکے اس قول میں ہر جاہل، مغفل اور بے علم سب داخل ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے تکفیر کر دی اور انہیں اسکا احساس بھی نہیں ہوا، اس طرح یہ امت بوجوہ برباد ہوگئی، اور بوجوہ کفر میں پڑگئی، اور بوجوہ زندقہ میں پڑگئی، اور بوجوہ گمراہ ہوگئی، اور بوجوہ تفرقہ میں پڑگئی، اور بوجوہ بدعت میں پڑگئی، سوائے اس کے جو قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے حکم اور صحابہ کے حکم پر ثابت قدم رہا، صحابہ میں سے کسی کو خطا کار نہیں بنایا، نہ ہی انکے حدود کو پار کیا، اور انہوں نے بھی اسے تسلیم کیا جسے صحابہ نے تسلیم کیا، انکے طریقے اور مذہب سے بے رغبت نہیں ہوا، اور اسے معلوم رہا کہ وہ صحیح اسلام اور صحیح ایمان پر تھے، چنانچہ اس سے اپنے دین میں انکی تقلید کی اور اطمینا

ن سے رہا، اور یہ علم رکھا کہ دین کا نام تقلید ہے اور یہ تقلید محمد ﷺ کے صحابہ کی ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[95] **واعلم أن من قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو مبتدع، ومن سكت فلم يقل: مخلوق ولا غير مخلوق، فهو جهمي. هكذا قال أحمد بن حنبل، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا، فإياكم ومحدثات الأمور، فإنها ضلالة، وعليكم بسنتي، وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ».**

ترجمہ: اور جان لو! جس نے کہا کہ قرآن کا میرا پڑھنا (میرا بولنا) مخلوق ہے، تو وہ بدعتی ہے، اور جو خاموش رہا نہ ہی مخلوق کہا اور نہ ہی غیر مخلوق، تو وہ جہمی ہے، اسی طرح کہا ہے امام احمد نے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم نئی نئی چیزوں سے بچ کر رہنا، کیونکہ یہ وہ گمراہی ہے، تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[96] [واعلم أنه إنما جاء هلاك الجهمية أنهم فكروا في الرب، فأدخلوا لم وكيف، وتركوا الأثر، ووضعوا القياس، وقاسوا الدين على رأيهم فجاءوا بالكفر عيانا لا يخفى أنه كفر، وأكفروا الخلق واضطرهم الأمر حتى قالوا بالتعطيل.]

ترجمہ: اور جان لو! یقینا جہمیہ کی بربادی بایں طور ہوئی کہ انہوں نے رب کے بارے میں غور کیا، پھر کیوں اور کیسے کہا، اور اثر کو چھوڑ دیا، اسکے لئے قیاس گڑھا، اور دین کو اپنی رائے اور عقل پر قیاس کر ڈالا، پھر اس طرح کفریہ کلام لائے جس کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا، اور لوگوں کی تکفیر کر ڈالی، اور یہاں تک مجبور ہوئے کہ تعطیل کہہ دیا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[97] [وقال بعض العلماء - منهم أحمد بن حنبل رضي الله عنه -: الجهمي كافر، ليس من أهل القبلة، حلال الدم، لا يرث ولا يورث؛ لأنه قال: لا جمعة ولا جماعة، ولا عيدين ولا صدقة، وقالوا: إن من لم يقل: القرآن مخلوق فهو كافر، واستحلوا السيف على أمة محمد صلى الله عليه وسلم، وخالفوا من كان قبلهم، وامتحنوا الناس بشيء لم يتكلم فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا أحد من أصحابه، وأرادوا تعطيل المساجد والجوامع، وأوهنوا الإسلام، وعطلوا الجهاد، وعملوا في الفرقة، وخالفوا الآثار، وتكلموا بالمنسوخ، واحتجوا بالمتشابه، فشككوا الناس في آرائهم وأديانهم، واختصموا في ربهم، وقالوا: ليس عذاب قبر، ولا حوض ولا شفاعة، والجنة والنار لم يخلقا، وأنكروا كثيرا مما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، فاستحل من استحل تكفيرهم ودماءهم من هذا الوجه؛ لأن من رد آية من كتاب الله فقد رد الكتاب كله، ومن رد أثرا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد رد الأثر كله، وهو كافر بالله العظيم، فدامت لهم المدة، ووجدوا من السلطان معونة على ذلك، ووضعوا السيف والسوط دون ذلك، فدرس علم السنة والجماعة وأوهنوهما وصارتا مكتومتين؛ لإظهار البدع والكلام فيها ولكثرتهم، واتخذوا المجالس، وأظهروا رأيهم، ووضعوا فيها الكتب، وأطمعوا الناس، وطلبوا لهم الرياسة، فكانت فتنة عظيمة لم ينج منها إلا من عصم الله، فأدنى ما كان يصيب الرجل من مجالستهم أن يشك في دينه، أو يتابعهم أو يزعم أنهم على الحق، ولا يدري أنه على الحق أو على الباطل، فصار شاكا، فهلك الخلق، حتى كان أيام جعفر - الذي يقال له المتوكل - فأطفأ الله به البدع، وأظهر به الحق، وأظهر به أهل السنة، وطالت ألسنتهم، مع قلتهم وكثرة أهل البدع إلى يومنا هذا والرسم وأعلام الضلالة قد بقي قوم يعملون بها، ويدعون إليها، لا

مانع یمنعھم، ولا حاجز یحجزھم عما یقولون ویعملون۔]

ترجمہ: بعض اہل علم نے کہا جن میں امام احمد بن حنبل بھی ہیں: جہمی کافر ہے، اہل قبلہ میں سے نہیں ہے، اسکا خون حلال ہے، نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اسکا کوئی وارث ہوگا، اسلئے کہ اس نے کہا: نہ جمعہ ہے نہ جماعت، نہ عیدین ہے نہ صدقہ، اور ان لوگوں نے کہا: جس نے یہ نہیں کہا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، انہوں نے امت محمدیہ پر تلوار اٹھانے کو حلال کیا، اور اپنے سے پہلوں کی مخالفت کی، اور لوگوں کو آزمائش میں ڈالا ایک ایسے معاملے میں جس کے بارے میں کبھی نہ تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ کہا اور نہ ہی آپ کے صحابہ میں سے کسی نے کچھ کہا، انہوں نے مساجد کو معطل کرنا چاہا، اسلام کو کمزور کیا، جہاد کو معطل کیا، امت کے اندر تفرقہ ڈالا، آثار کی مخالفت کی، منسوخ سے کلام کیا، متشابہ کو حجت بنایا، لوگوں کے دین وفکر میں شک پیدا کیا، انکے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، اور کہا: کوئی عذاب قبر نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی حوض ہے، نہ شفاعت ہے، جنت اور دوزخ ابھی پیدا شدہ نہیں ہیں، بہت سارے اقوال رسول کا انہوں نے انکار کیا، اور اسی وجہ سے کچھ لوگوں نے ان کی تکفیر کی اور انکے خون کو حلال کیا، اس لئے کہ جس نے کسی ایک آیت کا انکار کیا تو اس نے پوری کتاب کا انکار کیا، اور جس نے ایک حدیث کا انکار کیا تو اس نے پوری حدیثوں کا انکار کیا، ایسی صورت میں وہ کافر ہوا، یہ اسی پر قائم رہے، ایک مدت تک، اور بادشاہ سے انہیں تعاون بھی ملا، انہوں نے اسکی مدد سے تلوار اور کوڑے کا استعمال کیا، اس طرح سنت اور جماعت کا علم مٹتا گیا، اور دونوں کمزور ہوتے گئے، اور چھپ کر رہنے لگے، کیونکہ ان لوگوں کی کثرت تھی، بدعات کا ظہور ہوگیا، انہوں نے اپنی مجلسیں قائم کرلیں، اپنی رائے ظاہر کرنے لگے، اپنی کتابیں لکھنے لگے، لوگوں کو لالچ دلایا، حکومت واقتدار کی رغبت دلائی، اس طرح ایک عظیم فتنہ برپا ہوا، جس سے وہی شخص محفوظ رہ سکا جسے اللہ نے محفوظ رکھا، لوگ ان کی مجلسوں میں بیٹھتے، اور اپنے دین میں شک کرنے لگتے، یا انکی متابعت کرنے لگتے، یا کم از کم انہیں حق پر سمجھتے، جبکہ اسے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر، اس طرح خود شک میں پڑ جاتا،

اس طرح ایک بڑی مخلوق برباد ہوگئی، یہاں تک کہ جعفر کا دور آیا جسے متوکل کہا جاتا ہے، تو اللہ نے اس کے ذریعے ان بدعات کا خاتمہ کیا، اور حق کو ظاہر کیا، اہل سنت کو غلبہ ملا، اپنی قلت کے باوجود اور اہل بدعت کی کثرت کے باوجود انہوں نے بولنا شروع کیا، ان بدعتیوں کی نشانیاں آج بھی باقی ہیں بلکہ کچھ لوگ اس پر عمل پیرا بھی ہیں، اور ان بدعات کی طرف دعوت بھی دیتے ہیں، انہیں کوئی روکنے والا نہیں اور وہ جو چاہ رہے ہیں بول رہے اور کر رہے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[98] [واعلم أنه لم تجئ بدعة قط إلا من الهمج الرعاع أتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح، فمن كان هكذا فلا دين له، قال الله تبارك وتعالى: {فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ}، وقال: {وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ} وقال: {وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ} وهم علماء السوء، أصحاب الطمع والبدع.]

ترجمہ: اور جان لو! بدعت نہیں آئی ہے مگر اندھے عوام الناس کی طرف سے جو ہر آواز کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں، ہر ہوا کے ساتھ چل پڑتے ہیں، سو جس کا یہ حال ہو اسکا کوئی دین نہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: (پھر انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آگیا، آپس میں ضد کی وجہ سے)، اور مزید فرمایا: (اور اس میں اختلاف انھی لوگوں نے کیا جنھیں وہ دی گئی تھی، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیلیں آچکیں، آپس کی ضد کی وجہ سے)، یہ علمائے سوء ہیں، حرص وطمع اور بدعت کے دلدادے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[99][واعلم أنه لا يزال الناس في عصابة من أهل الحق والسنة، يهديهم الله ويهدي بهم غيرهم، ويحيي بهم السنن، وهم الذين وصفهم الله مع قلتهم عند الاختلاف، فقال: {وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ} فاستثناهم فقال: {فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}. وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزال عصابة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم ظاهرون.]

ترجمہ: اور جان لو! اہل حق واہل سنت کی ایک جماعت ہمیشہ باقی رہے گی، اللہ انہیں راہ راست پر رکھے گا، اور ان کے ذریعے دوسروں کو بھی راہ راست پر لائے گا، اور انہیں کے ذریعے سنتوں کو زندہ کرے گا، اور اختلاف کے وقت قلت کے باوجود اللہ تعالی نے ان کا وصف بتاتے ہوئے کہا ہے: (اور اس میں اختلاف انھی لوگوں نے کیا جنھیں وہ دی گئی تھی، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیلیں آچکیں، آپس کی ضد کی وجہ سے)، پھر ان میں سے مستثنی کرتے ہوئے فرمایا: (پھر جو لوگ ایمان لائے اللہ نے انھیں اپنے حکم سے حق میں سے اس بات کی ہدایت دی جس میں انھوں نے اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے)، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری امت میں ایک جماعت حق پر غالب رہے گی، رسوا کرنے والے ان کا کوئی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے گا اور وہ غالب رہیں گے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[100] [واعلم - رحمك الله - أن العلم ليس بكثرة الرواية والكتب، إنما العالم من اتبع العلم والسنن، وإن كان قليل العلم والكتب ومن خالف الكتاب والسنة فهو صاحب بدعة، وإن كان كثير العلم والكتب.

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - علم کثرت روایت اور کثرت کتب کو نہیں کہتے ہیں، عالم وہی ہے جو علم اور سنتوں کی پیروی کرے، گرچہ وہ کم علم والا اور کم کتابوں والا ہو، اور جو کتاب وسنت کی مخالفت کرے وہ بدعتی ہے، گرچہ وہ بہت زیادہ علم والا اور کتابوں والا ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[101] [واعلم - رحمك الله - أن من قال في دين الله برأيه وقياسه وتأويله من غير حجة من السنة والجماعة فقد قال على الله ما لا يعلم، ومن قال على الله ما لا يعلم، فهو من المتكلفين]

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - یقینا جو اللہ کے دین میں اپنی رائے، قیاس اور تاویل سے کوئی بات کہے اور اس پر اسکے پاس سنت اور جماعت سے کوئی حجت اور دلیل نہ ہو، تو اس نے اللہ پر ایسی بات کہا جو وہ جانتا نہیں، اور جو اللہ پر ایسی بات کہے جو وہ جانتا نہیں تو وہ تکلف والوں میں سے ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[102] [والحق ما جاء من عند الله، والسنة ما سنه رسول الله صلى الله عليه وسلم، والجماعة ما اجتمع عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة أبي بكر وعمر وعثمان.]

ترجمہ: اور حق وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو، اور سنت وہی ہے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا ہو، اور جماعت وہی ہے جس پر ابو بکر، عمر اور عثمان کے دور خلافت میں صحابہ کرام اکٹھا ہوئے ہوں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[103] [ومن اقتصر على سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وما كان عليه أصحابه والجماعة فلج على أهل البدعة كلها، واستراح بدنه وسلم له دينه إن شاء الله؛ لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ستفترق أمتي) وبين لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الناجي منها فقال: (ما كنت أنا عليه اليوم وأصحابي) . فهذا هو الشفاء والبيان والأمر الواضح والمنار المستنير. وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (إِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ، وَعَلَيْكُمْ بِدِينِكُمُ الْعَتِيقِ).

ترجمہ: اور جو اکتفا کرے گا اسی سنت پر جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور بعد کی جماعت رہی ہے تو وہ اہل بدعت پر غالب رہے گا، اسکا بدن سکون میں رہے گا، اور ان شاء اللہ اس کا دین بھی محفوظ رہے گا، اسلئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: (عنقریب میری امت بٹ جائے گی)، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ ان میں کون نجات پائے گا یہ کہہ کر: (جس منہج پر میں اور میرے صحابہ ہیں)، سو یہی کافی شافی اور واضح بیان ہے، اور صحیح اور روشن راہ ہے، اور مزید رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (زیادہ کھود کرید سے دور رہو، اور زیادہ تکلفات سے دور رہو، تم اپنے قدیم دین کو لازم پکڑو)۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[104] [واعلم أن الدين العتيق: ما كان من وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى قتل عثمان بن عفان وكان قتله أول الفُرقة، وأول الاختلاف، فتحاربت الأمة وتفرقت واتبعت الطمع والأهواء والميل إلى الدنيا، فليس لأحد رخصة في شيء أحدثه مما لم يكن عليه أصحاب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، أو يكون رجل يدعو إلى شيء أحدثه من قبله أو من قبل رجل من أهل البدع، فهو كمن أحدثه، فمن زعم ذلك أو قال به، فقد رد السنة وخالف [الحق و] الجماعة، وأباح البدع، وهو أضر على هذه الأمة من إبليس.]

ترجمہ: اور جان لو! دین عتیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے لیکر عثمان بن عفان کی شہادت تک ہے، آپ کی شہادت پہلا اختلاف ہے، اسی کے بعد امت کے اندر لڑائیاں اور اختلافات پیدا ہوئے، حرص وطمع اور خواہشات نفس کی پیروی کی گئی نیز دنیا کی طرف لوگوں کا میلان بڑھا، سو اب کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی چیز ایجاد کرے جس پر صحابہ کرام نہیں تھے، یا کوئی شخص ایسی چیز کی طرف دعوت دے جسے اس نے خود اپنی طرف سے ایجاد کیا ہو یا کسی دوسرے بدعتی کی طرف سے ایجاد شدہ ہو، تو وہ اسی کے حکم میں ہوگا جس نے اسے ایجاد کیا ہے، چنانچہ جس نے بھی ایسا گمان کیا یا اسکا عقیدہ رکھا اس نے گویا سنت کو رد کر دیا اور حق و جماعت کی مخالفت کی اور بدعتوں کو جائز ٹھہرایا، اور یہ اس امت پر ابلیس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[105] [ومن عرف ما ترك أهل البدع من السنة، وما فارقوا فيه فتمسك به فهو صاحب سنة وصاحب جماعة، وحقيق أن يتبع وأن يعان، وأن يحفظ، وهو ممن أوصى به رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ: اور جسے یہ معلوم ہو جائے کہ اہل بدعت کون سی سنت ترک کر رہے ہیں، اور کن سنتوں سے دور ہیں، پھر اسی کو پکڑ لے، تو وہی اہل سنت والجماعہ ہے، اور وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اسکی اتباع کی جائے، اسکی مدد کی جائے اور اسکی حفاظت کی جائے، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی کی وصیت کی ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[106] [واعلموا - رحمكم الله - أن أصول البدع أربعة أبواب، انشعب من هذه الأربعة اثنان وسبعون هوًى، ثم يصير كل واحد من البدع يتشعب حتى تصير كلها إلى ألفين وثمان مائة مقالة، وكلها ضلالة، وكلها في النار إلا واحدة، وهو من آمن بما في هذا الكتاب، واعتقده من غير ريبة في قلبه، ولا شكوك، فهو صاحب سنة، وهو الناجي إن شاء الله.]

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - اصول بدعت کے چار ابواب ہیں، پھر یہ چاروں ابواب بہتر بدعات میں بٹ جاتے ہیں، پھر ان بدعات میں سے ہر ایک متعدد بدعات میں بٹ کر دو ہزار آٹھ سو مقالے ہو جاتے ہیں، اور یہ سب گمراہی ہیں، اور ان میں سے ہر ایک دوزخی ہیں سوائے ایک کے، اور یہ وہی ہے جو اس کتاب کے مشمولات پر ایمان لائے، اور اپنے دل کے اندر بلا کسی شک وشبہ کے اسکا اعتقاد رکھے تو پھر وہی اہل سنت اور نجات دہندہ ہے ان شاء اللہ۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[107] [واعلم - رحمك الله - لو أن الناس وقفوا عند محدثات الأمور ولم يتجاوزوها بشيء ولم يولدوا كلاما مما لم يجئ فيه أثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا عن أصحابه لم تكن بدعة.]

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - اگر لوگ نئی نئی چیزوں پر رک جاتے اور کسی طرح انہیں تجاوز نہ کرتے اور نہ ہی ایسا کلام پیدا کرتے جس کے بارے میں نہ تو کوئی اثر رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اور نہ ہی آپ کے صحابہ سے تو یہ بدعت نہیں ہوگی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[108][واعلم - رحمك الله - أنه ليس بين العبد وبين أن يكون مؤمنا حتى يصير كافرا إلا أن يجحد شيئا مما أنزله الله تعالى، أو يزيد في كلام الله، أو ينقص، أو ينكر شيئا مما قال الله، أو شيئا مما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم، فاتق الله - رحمك الله - وانظر لنفسك، وإياك والغلو في الدين، فإنه ليس من طريق الحق في شيء.]

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - کوئی بندہ مومن سے کافر ہو جائے دونوں میں یہی فرق ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ کسی چیز کا انکار کر دے، یا اللہ کے کلام میں کچھ زیادتی کر دے، یا کچھ کمی کر دے، یا اللہ کے قول میں سے یا پھر رسول اللہ ﷺ کے قول میں سے کسی چیز کا انکار کر دے، اسلئے تم اللہ سے ڈرو، اور اپنی ذات پر غور کرو، اور دین کے اندر غلو کرنے سے بچو؛ کیونکہ یہ کسی طرح بھی حق کی راہ نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[109] [وجميع ما وصفت لك في هذا الكتاب، فهو عن الله، وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وعن أصحابه وعن التابعين، والقرن الثالث إلى القرن الرابع، فاتق الله يا عبد الله، وعليك بالتصديق والتسليم والتفويض والرضى لما في هذا الكتاب، ولا تكتم هذا الكتاب أحدا من أهل القبلة، فعسى يرد الله به حيرانا عن حيرته، أو صاحب بدعة من بدعته، أوضالا عن ضلالته، فينجوبه.

فاتق الله، وعليك بالأمر الأول العتيق، وهو ما وصفت لك في هذا الكتاب، فرحم الله عبدا، ورحم والديه قرأ هذا الكتاب، وبثه وعمل به ودعا إليه، واحتج به، فإنه دين الله ودين رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإنه من انتحل شيئا خلاف ما في هذا الكتاب، فإنه ليس يدين لله بدين، وقد رده كله، كما لو أن عبدا آمن بجميع ما قال الله تبارك وتعالى، إلا أنه شك في حرف فقد رد جميع ما قال الله تعالى، وهو كافر، كما أن شهادة أن لا إله إلا الله لا تقبل من صاحبها إلا بصدق النية وخالص اليقين، كذلك لا يقبل الله شيئامن السنة في ترك بعض، ومن ترك من السنة شيئا فقد ترك السنة كلها. فعليك بالقبول، ودع عنك المحك واللجاجة، فإنه ليس من دين الله في شيء، وزمانك خاصة زمان سوء، فاتق الله.

ترجمہ: اور میں نے اس کتاب کے اندر جو بھی بیان کیا ہے وہ سب اللہ، اسکے رسول، تابعین اور تیسری صدی سے لیکر چوتھی صدی تک کے لوگوں کی باتیں ہیں، اسلئے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اور اس کتاب میں جو کچھ ہے اسکی تصدیق کرو، اسے تسلیم کرو، اسے تفویض کردو، اور اس کتاب میں جو کچھ بھی ہے اس سے راضی ہوجاؤ، اور اس کتاب کو کسی بھی اہل قبلہ مسلمان سے نہ چھپاؤ، ہوسکتا ہے اللہ تعالی کسی حیران انسان کو اسکی حیرت سے، یا کسی بدعتی کو اسکی بدعت سے، یا کسی گمراہ کو اسکی گمراہی سے نکال دے، اور وہ اسکی وجہ سے وہ نجات پاجائے، اسلئے اللہ سے ڈرو، اور پہلے دین عتیق کو لازم پکڑو، جس کے بارے میں اس کتاب

کے اندر میں نے بتادیا ہے، سو اللہ اس بندے پر رحم فرمائے- اور اسکے والدین پر رحم فرمائے- جو اس کتاب کو پڑھے، اور اسے پھیلائے، اس پر عمل کرے اور اسکی طرف دوسروں کو بھی بلائے، اور اسے دلیل بنائے، کیونکہ یہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا دین ہے، اسلئے کہ جو اس کتاب کے علاوہ کوئی دوسرا دین گڑھے گا وہ اللہ کا دین نہیں ہوگا، اور پورا کا پورا بھی رد کرسکتا ہے، جس طرح کہ اگر کوئی بندہ اللہ کی تمام باتوں پر ایمان لائے مگر کسی ایک حرف میں شک کرلے تو یہ اللہ کی تمام باتوں کی تردید ہوگی اور وہ کافر ہوگا، جس طرح کہ کلمہ شہادت بغیر سچی نیت اور یقین خالص کے مقبول نہیں اسی طرح اللہ تعالی سنت کو بھی قبول نہیں کرے گا اگر اس میں کسی حصے کو ترک کر رہا ہے، کیونکہ سنت کے کسی حصے کو ترک کرنا تمام سنت کو ترک کرنے جیسا ہے، اسلئے ساری چیزوں کو تسلیم کرو اور شک اور ہٹ دھرمی چھوڑ دو، کیونکہ یہ اللہ کے دین میں نہیں ہے اور خاص طور سے اس برے دور میں، اسلئے اللہ سے ڈرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[110] [وإذا وقعت الفتنة فالزم جوف بيتك، وفر من جوار الفتنة، وإياك والعصبية، وكل ما كان من قتال بين المسلمين على الدنيا فهو فتنة، فاتق الله وحده لا شريك له، ولا تخرج فيها، ولا تقاتل فيها، ولا تهو، ولا تشايع، ولا تمايل، ولا تحب شيئا من أمورهم، فإنه يقال: من أحب فعال قوم - خيرا كان أو شرا - كان كمن عمله. وفقنا الله وإياكم لمرضاته، وجنبنا وإياكم معصيته.]

ترجمہ: اور جب فتنہ ہو تو اپنے گھر کو لازم پکڑلو، اور فتنے کی جگہوں سے بھاگ جاؤ، اور عصبیت سے دور رہو، اور مسلمانوں کے درمیان دنیا کی بنیاد پر جو بھی لڑائی ہو وہ فتنہ ہے، اسلئے اللہ وحدہ لاشریک سے ڈرو، اور ایسی لڑائیوں میں نہ نکلو اور نہ ہی لڑائی کرو، نہ ہی کسی کے پیچھے چلو اور نہ ہی کسی کی طرف میلان رکھو اور نہ ہی انکے کسی معاملے کو پسند کرو، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ جو کسی قوم کے کاموں کو پسند کرتا ہے- خواہ وہ اچھے ہوں یا برے- تو وہ بھی اسی کے حکم میں ہوگا جو وہ کام کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اپنی رضا کی توفیق دے اور ہم سب کو اپنی نافرمانی سے بچائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[111] [**وأقل من النظر في النجوم إلا ما تستعين به على مواقيت الصلاة، وإياه عما سوى ذلك، فإنه يدعو إلى الزندقة.**

ترجمہ: اور ستاروں میں غور وفکر کرنا کم کردو، الا یہ کہ نماز کے اوقات کا پتہ لگانا ہو، اسکے سوا دوسری چیزوں سے غافل ہو جاؤ کیونکہ یہ زندقہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[112] [وإياك والنظر في الكلام والجلوس إلى أصحاب الكلام]

ترجمہ: اور علم کلام حاصل کرنے اور اسی طرح اہل کلام کے پاس بیٹھنے سے بھی گریز کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[113] [وعليك بالآثار وأهل الآثار وإياهم فاسأل، ومعهم فاجلس، ومنهم فاقتبس.]

ترجمہ: اور آثار اور اہل آثار کو لازم پکڑو، انہیں سے سوال کرو، انہیں کے ساتھ بیٹھا کرو، اور انہیں علم حاصل کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[114] [واعلم أنه ما عبد الله بمثل الخوف من الله، وطريق الخوف والحزن والشفقات والحياء من الله تبارك وتعالى.]

ترجمہ: اور جان لو! اللہ کی عبادت جس طرح خوف الٰہی کے ذریعے کی گئی ہے اس طرح اور کسی چیز کے ذریعے نہیں کی گئی ہوگی، اور خوف، غم، شفقت اور حیاء سب اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[115] [واحذر أن تجلس مع من يدعو إلى الشوق والمحبة، ومن يخلو مع النساء وطريق المذهب، فإن هؤلاء كلهم على ضلالة.]

ترجمہ: ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے سے دور رہو جو شوق ومحبت کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور عورتوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں، اسی طرح اہل طریقت سے بھی دور رہو؛ کیونکہ یہ سب گمراہی پر ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[116] [واعلم - رحمك الله - أن الله - تبارك وتعالى - دعا الخلق كلهم إلى عبادته، ومن بعد ذلك على من شاء بالإسلام تفضلا منه]

ترجمہ: اور جان لو - اللہ آپ پر رحم فرمائے - اللہ تعالی نے تمام مخلوق کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دی ہے، پھر اس کے بعد جسے چاہا اپنے فضل سے اسلام کی رہنمائی کی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[117] [والكف عن حرب علي ومعاوية وعائشة وطلحة والزبير، ومن كان معهم، ولا تخاصم فيهم، وكل أمرهم إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «إياكم وذكر أصحابي وأصهاري وأختاني». وقوله: «إن الله تبارك وتعالى نظر إلى أهل بدر فقال: اعملوا ما شئتم فإني قد غفرت لكم».]

ترجمہ: اور علی، معاویہ، عائشہ، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھیوں کے مابین واقع لڑائیوں کے تعلق سے خاموش رہو، اور انکے بارے میں بحث ومباحثہ نہ کرو، ان کا معاملہ اللہ تعالی کے حوالے کردو، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میرے ساتھیوں، میرے سسرالی رشتے داروں اور بیٹیوں کے شوہروں کی برائی کرنے سے بچو)۔ مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا اور فرمایا: تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا)۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[118] [واعلم - رحمك الله - أنه لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيبة من نفسه، وإن كان مع رجل مال حرام فقد ضمنه، لا يحل لأحد أن يأخذ منه شيئا إلا بإذنه، فإنه عسى أن يتوب هذا فيريد أن يرده على أربابه فأخذت حراما.]

ترجمہ: اور جان لو- اللہ آپ پر رحم فرمائے- کسی مسلمان کا مال کھانا جائز نہیں جب تک کہ وہ دل سے خوش نہ ہو، اور اگر کسی کے پاس حرام مال ہے تو وہ اسکا ضامن ہوگا، اسکی اجازت کے بغیر کسی کیلئے اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اس سے توبہ کرلے اور صاحب مال کے پاس اسے لوٹا دے، اس طرح آپ نے جو مال لیا وہ حرام ہو جائے گا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[119] [والمكاسب مطلقة ما بان لك صحته فهو مطلق إلا ما ظهر فساده، وإن كان فاسدا، يأخذ من الفساد مسيكة نفسه، لا تقول: أترك المكاسب وآخذ ما أعطوني، لم يفعل هذا الصحابة ولا العلماء إلى زماننا هذا، وقال عمر رضي الله عنه: كسب فيه بعض الدنية خير من الحاجة إلى الناس.]

ترجمہ: اور کمائیوں میں اصل اطلاق ہے، جس کا صحیح (حلال) ہونا واضح ہو وہ مطلق ہے الا کہ اسکا فساد (حرام) ہونا ظاہر ہو جائے، اور اگر وہ فاسد (حرام) ہو تو جان بچانے کی خاطر اسے لے سکتے ہیں، یہ نہ کہو: کمائیوں کو چھوڑ جو لوگ دیں گے اسی کو لے لوں گا، ایسا نہ تو صحابہ نے کیا اور نہ ہی ہمارے اس زمانے علماء نے کیا ہے، اور سیدنا عمر نے کہا: کمائی کے اندر اگر کچھ رسوائی بھی ہو تو یہ لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[120] [والصلوات الخمس جائزة خلف من صليت خلفه، إلا أن يكون [جهميا]، فإنه معطل، وإن صليت خلفه فأعد صلاتك، وإن كان إمامك يوم الجمعة جهميا، وهو سلطان فصل خلفه، وأعد صلاتك، وإن كان إمامك من السلطان وغيره صاحب سنة، فصل خلفه ولا تعد صلاتك]

ترجمہ: آپ نے پانچوں اوقات کی نماز جس کے بھی پیچھے پڑھی وہ جائز ہے سوائے جہمی کے؛ کیونکہ وہ معطل ہوتا ہے، اگر اس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو اسکا اعادہ کیجئے، اور اگر جمعہ کے دن آپ کا امام جہمی ہے اور وہی حاکم ہے، تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لو، پھر اعادہ کرلو، لیکن اگر نماز پڑھانے والا حاکم اہل سنت ہے تو اسکے پیچھے نماز پڑھو اور اعادہ نہ کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[121] [والإيمان بأن أبا بكر وعمر في حجرة عائشة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دفنا هنالك معه، فإذا أتيت القبر فالتسليم عليهما واجب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.]

ترجمہ: اور اس بات پر ایمان لانا کہ حجرہ عائشہ کے اندر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدنا ابو بکر اور عمر بھی مدفون ہیں، اسلئے قبر کے پاس جب آپ آئیں تو رسول اللہ ﷺ کے بعد ان دونوں پر بھی سلام بھیجیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[122] [والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب، إلا من خفت سيفه أو عصاه.]

ترجمہ: اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ واجب ہے، مگر آپ جس کی تلوار یا لاٹھی سے ڈر جائیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[123] [والتسليم على عباد الله أجمعين.]

ترجمہ: اور اللہ کے تمام بندوں سے سلام کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[125][ومن ترك صلاة الجمعة والجماعة في المسجد من غير عذر فهو مبتدع، والعذر كمرض لا طاقة له بالخروج إلى المسجد، أو خوف من سلطان ظالم، وما سوى ذلك فلا عذر له.]

ترجمہ: اور جس نے بغیر کسی عذر کے مسجد کے اندر جمعہ اور جماعت کو ترک کر دیا تو وہ بدعتی ہوگا، اور عذر اس بیماری کی طرح ہے جس کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے، یا ظالم حاکم کا خوف ہو، اگر اس کے علاوہ کوئی وجہ ہے تو وہ عذر نہیں ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[126] [ومن صلى خلف إمام فلم يقتد به فلا صلاة له.]

ترجمہ: اور جو کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے مگر اسکی اقتدا نہ کرے تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[127][**والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر باليد واللسان والقلب، بلا سيف.]**

ترجمہ: اورامر بالمعروف اورنہی عن المنکر کا فریضہ ہاتھ، زبان اور دل سے ہوگا نہ کہ تلوار سے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[128] [والمستور من المسلمين من لم تظهر له ريبة.]

ترجمہ: اور گمنام مسلمان وہ ہے جس پر کبھی شک کا اظہار نہ ہوا ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[129] [وكل علم ادعاه العباد من علم الباطن لم يوجد في الكتاب والسنة فهو بدعة وضلالة، ولا ينبغي لأحد أن يعمل به، ولا يدعو إليه]

ترجمہ: اور ہر وہ علم جس کا دعوی لوگ علم باطن سے کریں اور وہ کتاب وسنت میں موجود نہ ہو تو وہ بدعت اور گمراہی ہے، کسی کیلئے مناسب نہیں کہ اس پر عمل کرے اور اسکی طرف دعوت دے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[130] [وأيما امرأة وهبت نفسها لرجل، فإنها لا تحل له، يعاقبان إن نال منها شيئا، إلا بولي وشاهدي عدل وصداق.]

ترجمہ: اور کوئی بھی عورت اگر خود کو کسی شخص کے حوالے کر دے تو وہ اسکے لئے حلال نہیں ہوگی، اگر اس شخص نے اسکے ساتھ کچھ کرلیا تو دونوں کو سزا دی جائے گی، نکاح بغیر ولی، دو گواہ اور مہر کے بغیر جائز نہیں ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[132] [وإذا رأيت الرجل يطعن على أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلم أنه صاحب قول سوء وهوى، لقول رسول صلى الله عليه وسلم: «إذا ذكر أصحابي فأمسكوا» . فقد علم النبي صلى الله عليه وسلم ما يكون منهم من الزلل بعد موته، فلم يقل فيهم إلا خيرا.]

[وقال: «ذروا أصحابي، لا تقولوا فيهم إلا خيرا».]

[ولا تحدث بشيء من زللهم، ولا حربهم، ولا ما غاب عنك علمه، ولا تسمعه من أحد يحدث به، فإنه لا يسلم لك قلبك إن سمعت].

ترجمہ: اور جب کسی کو دیکھو کہ وہ کسی صحابی پر طعن و تشنیع کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ برا اور نفس پرست انسان ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو خاموش رہو)، نبی اکرم ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ کی وفات کے بعد ان سے کیا غلطی ہونے والی ہے، پھر بھی آپ نے انکے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں کہا۔

اور مزید آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے صحابہ کو چھوڑ دو، ان کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔

اسلئے صحابہ کی غلطیوں کو بیان نہ کرو، اور نہ ہی انکی آپسی لڑائیوں کا ذکر کرو، اور نہ ہی کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کا آپ کو علم نہ ہو، اور نہ ہی کسی ایسے شخص سے سنو جو اس بارے میں کچھ بیان کر رہا ہو، کیونکہ سننے سے آپ کا دل سالم نہیں رہ سکتا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[133] [وإذا سمعت الرجل يطعن على الآثار، أو يرد الآثار، أو يريد غير الآثار، فاتهمه على الإسلام، ولا تشك أنه صاحب هوى مبتدع].

ترجمہ: اور اگر کسی کے بارے میں سنو کہ وہ حدیثوں پر طعن کرتا ہے، یا حدیثوں کا انکار کرتا ہے، یا حدیثوں کے علاوہ دوسری چیزوں کا قصد کرتا ہے، تو اسکے اسلام کو مشکوک سمجھو، اور یہ جان لو کہ وہ بلاشبہ ایک نفس پرست بدعتی شخص ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[134] [واعلم أن جور السلطان لا ينقص فريضة من فرائض الله عزوجل التي افترضها على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم؛ جوره على نفسه، وتطوعك وبرك معه تام لك إن شاء الله تعالى، يعني: الجماعة و الجمعة معهم، والجهاد معهم، وكل شيء من الطاعات فشارك فيه، فلك نيتك.]

ترجمہ: اور جان لو! حاکم کا ظلم اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو کم نہیں کر دے گا ان فرائض میں سے جنہیں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی فرض کیا ہے، حاکم کا ظلم اس کے اوپر ہوگا، اور تمہارا اسکے ساتھ اچھا برتاؤ اور اسکی اطاعت، اسکے ساتھ جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز کا پڑھنا، اسکے ساتھ جہاد کرنا اور تمام نیکیوں میں اسکے ساتھ تمہارا شریک ہونا یہ سب تمہاری نیت کے اعتبار سے ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[135][وإذا رأيت الرجل يدعو على السلطان فاعلم أنه صاحب هوى، وإذا رأيت الرجل يدعو للسلطان بالصلاح فاعلم أنه صاحب سنة إن شاء الله.]

[يقول فضيل: لو كانت لي دعوة ما جعلتها الا في السلطان.]

[أنا أحمد بن كامل قال: نا الحسين بن محمد الطبري، نا مردويه الصائغ، قال: سمعت فضيلا يقول: لو أن لي دعوة مستجابة ما جعلتها إلا في السلطان. قيل له: يا أبا علي فسرلنا هذا. قال: إذا جعلتها في نفسي لم تعدني، وإذا جعلتها في السلطان صلح، فصلح بصلاحه العباد والبلاد.]

[فأمرنا أن ندعو لهم بالصلاح، ولم نؤمر أن ندعو عليهم وإن ظلموا، وإن جاروا؛ لأن ظلمهم وجورهم على أنفسهم، وصلاحهم لأنفسهم وللمسلمين.]

ترجمہ: اور اگر دیکھو کہ کوئی شخص حاکم پر بد دعا کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ نفس پرست ہے، اور اگر دیکھو کہ کوئی شخص حاکم کی اصلاح کیلئے دعاء کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ صاحب سنت ہے ان شاء اللہ۔

فضیل کہتے ہیں: اگر میری ایک بھی دعاء مقبول ہوتی تو میں اسے حاکم وقت کیلئے محفوظ کر لیتا۔

احمد بن کامل کے واسطے سے یہ روایت میں نے سنی ہے فضیل نے کہا: اگر میری ایک بھی دعاء مقبول ہوتی تو میں اسے حاکم وقت کیلئے محفوظ کر لیتا۔ آپ سے پوچھا گیا: اے ابو علی! اسکی وضاحت کر دیں، تو آپ نے کہا: اگر میں اسے اپنے لئے محفوظ کر لوں تو وہ صرف میرے لئے ہوگی، اور اگر میں اسے حاکم کیلئے کر دوں اور اسکی اصلاح ہو جائے تو اسکی وجہ سے ملک و ملت سب کی اصلاح ہو جائے گی۔

اسی لئے ہمیں ان کے حق میں اصلاح کی دعاء کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان پر بد دعاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، گرچہ وہ ظلم و جور کریں، اسلئے کہ ان کا ظلم ان کے اوپر ہوگا، اور انکی اصلاح ان کے لئے

اور سارے مسلمانوں کیلئے ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[136] [ولا تذكر أحدا من أمهات المؤمنين إلا بخير.]

ترجمہ: اور امہات المومنین کو صرف خیر ہی کے ساتھ یاد کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[137] [وإذا رأيت الرجل يتعاهد الفرائض في جماعة مع السلطان وغيره، فاعلم أنه صاحب سنة إن شاء الله. وإذا رأيت الرجل يتهاون بالفرائض في جماعة، وإن كان مع السلطان، فاعلم أنه صاحب هوى].

ترجمہ: اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ حاکم یا غیر حاکم کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام کرتا ہے تو جان لو کہ وہ صاحب سنت ہے ان شاء اللہ، اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ جماعت کے ساتھ فرائض کی پابندی کرنے میں کوتاہی برتتا ہے- خواہ حاکم کے ساتھ ہو یا نہ ہو- تو جان لو کہ وہ نفس پرست خواہشات کا بندہ ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[138] [والحلال ما شهدت عليه وحلفت عليه أنه حلال، وكذلك الحرام، وما حاك في صدرك فهو شبهة.]

ترجمہ: اور حلال وہ ہے جس کی گواہی دی جائے اور جس پر قسم کھائی جائے کہ وہ حلال ہے، اور اسی طرح حرام بھی، اور تمہارے سینے میں جو کھٹک جائے تو وہ شبہ والی چیز ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[139] [والمستور من بان ستره، والمهتوك من بان هتكه.]

ترجمہ: اور گمنام وہ شخص ہے جسکی جہالت واضح ہو، اور پردہ فاش والا شخص وہ ہے جسکا پردہ فاش ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[140][وإذا سمعت الرجل يقول: فلان مشبه، وفلان يتكلم في التشبيه، فاتهمه، واعلم أنه جهمي. وإذا سمعت الرجل يقول: فلان ناصبي، فاعلم أنه رافضي، وإذا سمعت الرجل يقول: تكلم بالتوحيد، واشرح لي التوحيد، فاعلم أنه خارجي معتزلي. أو يقول: فلان مجبر، أو يتكلم بالإجبار، أو يتكلم بالعدل، فاعلم أنه قدري؛ لأن هذه الأسماء محدثة أحدثها أهل البدع.]

ترجمہ: اگر کسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ فلاں مشبہ ہے، اور فلاں تشبیہ کے بارے میں کلام کر رہا ہے، تو اسے متہم کرو اور جان لو کہ وہ جہمی ہے۔ اور اگر کسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ فلاں ناصبی ہے تو جان لو کہ وہ رافضی ہے، اور اگر کسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ توحید پر کلام کرو اور میرے لئے توحید کی شرح کرو تو جان لو کہ وہ خارجی معتزلی ہے، یا وہ یہ کہے کہ فلاں مجبر ہے یا وہ اجبار کے بارے میں کلام کرے یا وہ عدل کے بارے میں کلام کرے تو جان لو کہ وہ قدری ہے؛ کیونکہ یہ سارے نام نئے ہیں اہل بدعت نے انہیں بعد میں ایجاد کیا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[وقال عبد الله بن المبارك: لا تأخذوا عن أهل الكوفة في الرفض شيئا، ولا عن أهل الشام في السيف شيئا، ولا عن أهل البصرة في القدر شيئا، ولا عن أهل خراسان في الإرجاء شيئا، ولا عن أهل مكة في الصرف، ولا عن أهل المدينة في الغناء، لا تأخذوا عنهم في هذه الأشياء شيئا.]

ترجمہ: اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا: رفض کے بارے میں اہل کوفہ سے کچھ نہ لو، سیف کے بارے میں اہل شام سے کچھ نہ لو، تقدیر کے بارے میں اہل بصرہ سے کچھ نہ لو، ارجاء کے بارے میں اہل خراسان سے کچھ نہ لو، سونے چاندی کی بیع کے بارے میں اہل مکہ سے کچھ نہ لو، اور گانا کے بارے میں اہل مدینہ سے کچھ نہ لو، ان امور میں ان سے کچھ نہ حاصل کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[141] [وإذا رأيت الرجل يحب أبا هريرة وأنس بن مالك وأسيد بن حضير فاعلم أنه صاحب سنة إن شاء الله.]

[وإذا رأيت الرجل يحب أيوب، وابن عون، ويونس بن عبيد، وعبد الله بن إدريس الأودي، والشعبي، ومالك بن مغول، ويزيد بن زريع، ومعاذ بن معاذ، ووهب بن جرير، وحماد بن سلمة، ومالك بن أنس، والأوزاعي، وزائدة بن قدامة، فاعلم أنه صاحب سنة.]

[وإذا رأيت الرجل يحب أحمد بن حنبل، والحجاج بن المنهال، وأحمد بن نصر، فاعلم أنه صاحب سنة إن شاء الله، وذكرهم بخير، وقال بقولهم].

ترجمہ: اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ سیدنا ابو ہریرہ، انس بن مالک، اسید بن حضیر سے محبت کرتا ہے تو جان لو کہ وہ اہل سنت ہے ان شاء اللہ۔

اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ ایوب، ابن عون، یونس بن عبید، عبد اللہ بن ادریس اودی، شعبی، مالک بن مغول، یزید بن زریع، معاذ بن معاذ، وہب بن جریر، حماد بن سلمہ، مالک بن انس، اوزاعی اور زائدہ بن قدامہ سے محبت کرتا ہے تو جان لو کہ وہ اہل سنت ہے۔

اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ احمد بن حنبل، حجاج بن منہال، احمد بن نصر سے محبت کرتا ہے اور انکا ذکر خیر کرتا ہے اور انہیں کی رائے رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ اہل سنت ہے، ان شاء اللہ۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[142] [وإذا رأيت الرجل يجلس مع رجل من أهل الأهواء، فحذره وعرفه، فإن جلس معه بعد ما علم فاتقه، فإنه صاحب هوى.]

ترجمہ: اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ کسی نفس پرست آدمی کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو اسے ڈراؤ اور اسکے بارے میں بتلاؤ، پھر اگر جاننے کے بعد بھی بیٹھتا ہے تو اس سے بھی بچو کیونکہ وہ بھی نفس پرست ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[143] [وإذا سمعت الرجل تأتيه بالأثر فلا يريده، ويريد القرآن، فلا تشك أنه رجل قد احتوى على الزندقة، فقم من عنده ودعه].

ترجمہ: اور جب کسی کے بارے میں سنو کہ اگر اسکے پاس حدیث لیکر آؤ تو اسے نہیں لیتا ہے بلکہ وہ صرف قرآن لیتا ہے، تو جان لو کہ وہ بلاشبہ زندیق ہے، اسے چھوڑ دو اور اسکے پاس سے اٹھ جاؤ۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[144] [واعلم أن الأهواء كلها ردية تدعو كلها إلى السيف، وأرداها وأكفرها: الروافض، والمعتزلة، والجهمية، فإنهم يريدون الناس على التعطيل والزندقة.]

ترجمہ: اور جان لو! ہر طرح کی نفس پرستی بیکار ہوتی ہے جو تلوار کی طرف دعوت دیتی ہے، اور ان میں سب سے بیکار اور کفریہ: روافض، معتزلہ اور جہمیہ ہیں، کیونکہ یہ لوگوں کو تعطیل اور زندقہ کی طرف لے جاتے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[145] [واعلم أنه من تناول أحدا من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم، فاعلم أنه إنما أراد محمدا صلى الله عليه وسلم، وقد آذاه في قبره.]

ترجمہ: اور جان لو! جس نے محمد ﷺ کے کسی صحابی کو برا بھلا کہا تو یقیناً اس نے محمد ﷺ کو برا بھلا کہا اور اس نے قبر میں آپ کو تکلیف پہونچائی۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[146] [وإذا ظهر لك من إنسان شيء من البدع، فاحذره؛ فإن الذي أخفى عنك أكثر مما أظهر.]

ترجمہ: اور اگر کسی کی طرف سے کسی بدعت کا پتہ چلے تو اس سے بچ کر رہو، کیونکہ اس نے تمہارے سامنے جس قدر بدعت کا اظہار کیا ہے اس سے کہیں سے زیادہ وہ بدعتوں کو چھپا کر رکھا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[147] [وإذا رأيت الرجل من أهل السنة رديء الطريق والمذهب، فاسقا فاجرا، صاحب معاص، ضالا، وهو على السنة، فاصحبه، واجلس معه، فإنه ليس تضرك معصيته.]

[وإذا رأيت الرجل مجتهدا، متقشفا محترقا بالعبادة، صاحب هوى، فلا تجالسه، ولا تقعد معه، ولا تسمع كلامه ولا تمش معه في طريق، فإني لا آمن أن تستحلي طريقته فتهلك معه.]

[ورأى يونس بن عبيد ابنه وقد خرج من عند صاحب هوى، فقال: يا بني! من أين جئت؟ قال: من عند فلان. قال: يا بني، لأن أراك تخرج من بيت خنثى أحب إلي من أن أراك تخرج من بيت فلان، ولأن تلقى الله يا بني زانيا سارقا خائنا أحب إلي من أن تلقاه بقول فلان وفلان.]

[أفلا ترى أن يونس بن عبيد قد علم أن الخنثى لا يضل ابنه عن دينه، وأن صاحب البدعة يضله حتى يكفره.]

ترجمہ: اور اگر کسی اہل سنت کو دیکھو کہ وہ برے راستے پر چل رہا ہے، فاسق و فاجر ہے، گنہگار ہے، گمراہ ہے، مگر وہ سنت پر قائم ہے، تو بھی اس کی صحبت میں رہو، اور اسکے ساتھ بیٹھو، کیونکہ اسکی معصیت تمہیں کوئی نقصان نہیں پہونچائے گی۔

لیکن اگر کسی ایسے شخص کو دیکھو تو بڑا عبادت گزار ہے مگر وہ نفس پرست خواہشات کا بندہ ہے، تو اسکے ساتھ نہ بیٹھو، اور نہ ہی اسکا کلام سنو، اور نہ ہی راستے میں اسکے ساتھ چلو، کیونکہ بہت ممکن ہے کہ تم اسکے طریقے کو اچھا سمجھنے لگو اور تم بھی اسی کے ساتھ ہلاک ہو جاؤ۔

اور یونس بن عبید نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ ایک نفس پرست شخص کے پاس ہو کر آرہا ہے، تو کہا: میرے بیٹے! تم کہاں سے آرہے ہو؟ کہا: فلاں کے پاس سے کہا: میرے بیٹے! میں تمہیں مخنث کے گھر سے نکلتا ہوا دیکھوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں تمہیں فلاں شخص کے گھر سے نکلتا ہوا

دیکھوں، میرے بیٹے! تم اپنے رب سے ملاقات زانی، چور اور خائن ہو کر کرو یہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ تم اپنے رب سے فلان کے عقیدے کے ساتھ ملاقات کرو۔

کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ یونس بن عبید کو معلوم ہے کہ مخنث اپنے بیٹے کو اسکے دین سے گمراہ نہیں کرتا ہے جبکہ ایک بدعتی گمراہ ہی کرتا ہے یہاں تک کفر تک پہونچا سکتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[148] [واحذر ثم احذر أهل زمانك خاصة، وانظر من تجالس، وممن تسمع، ومن تصحب، فإن الخلق كأنهم في ردة، إلا من عصمه الله منهم.]

ترجمہ: اور بچ کر رہو، بطور خاص اپنے زمانے والوں سے، اور دیکھ لیا کرو کہ کس کی صحبت میں بیٹھتے ہو، اور کس کی باتیں سنتے ہو، اور کس کے ساتھ رہتے ہو، ایسا لگتا ہے کہ سارے لوگ اس وقت ارتداد کی طرف جا رہے ہیں سوائے اس کے جسے اللہ بچا لے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[149] [وانظر إذا سمعت الرجل يذكر ابن أبي دؤاد، وبشرا المريسي، وثمامة، أو أبا الهذيل أو هشاما الفوطي أو واحدا من أتباعهم وأشياعهم فاحذره، فإنه صاحب بدعة، فإن هؤلاء كانوا على الردة، واترك هذا الرجل الذي ذكرهم بخير، ومن ذكرمنهم بمنزلتهم].

ترجمہ: اور اگر کسی کو دیکھو کہ وہ ابن ابی دؤاد، بشر مریسی، ثمامہ، ابو الہذیل یا ہشام فوطی یا انکے کسی پیروکار یا انکی طرح کسی شخص کو یاد کرتا ہے، تو اس سے بچ کر رہو، کیونکہ وہ بدعتی ہے، اسلئے کہ یہ لوگ مرتد تھے، اور اس شخص کو چھوڑ دو جو انہیں خیر کے ساتھ یاد کرتا ہے، اور وہ بھی اسی کے درجے میں ہیں جنہیں یہ یاد کر رہا ہے، یعنی انہیں بھی چھوڑ دو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[150] [والمحنة في الإسلام بدعة، وأما اليوم فيمتحن بالسنة، لقوله: إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم.]

[ولا تقبلوا الحديث إلا ممن تقبلون شهادته. فتنظر، إن كان صاحب سنة له معرفة صدوق كتبت عنه وإلا تركته.]

ترجمہ: اور اسلام کے اندر آزمائش کرنا بدعت ہے، مگر آج سنت میں آزمائش کی جاتی ہے، جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے: یہ علم دین ہے، اسلئے دیکھ لو کہ تم اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔

اور حدیث کو صرف اسی شخص سے قبول کرو جسکی گواہی قبول کرتے ہو، پھر دیکھو اگر وہ سنت پر ہے، اور اسے اسکی معرفت ہے، اور وہ سچا ہے، تو اس سے لکھ لو بصورت دیگر اسے ترک کر دو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[151] [وإذا أردت الاستقامة على الحق وطريق أهل السنة قبلك فاحذر الكلام، وأصحاب الكلام، والجدال والمراء، والقياس، والمناظرة في الدين، فإن استماعك منهم - وإن لم تقبل منهم - يقدح الشك في القلب، وكفى به قبولا فتهلك، وما كانت زندقة قط، ولا بدعة، ولا هوى، ولا ضلالة، إلا من الكلام، والجدال، والمراء، والقياس، وهي أبواب البدعة، والشكوك والزندقة.]

ترجمہ: اور اگر آپ حق پر اور اہل سنت کے طریقے پر استقامت چاہتے ہیں، تو علم کلام، اور اصحاب کلام، بحث ومباحثہ، جدال وقیاس اور دینی مناظرہ سے دور رہو، کیونکہ ان کی باتوں کو سننے سے دل میں شک پیدا ہوگا، گرچہ قبول نہ کریں، اور یہ شک پیدا ہونا قبول کرنے کیلئے کافی ہے، اسی میں ہلاکت ہے، اور کبھی کوئی زندقہ، بدعت، خواہشات نفس اور گمراہی نہیں پیدا ہوئی مگر اسی علم کلام اور قیاس وجدال سے، یہی ہر بدعت، شک اور زندقہ کے دروازے ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[152] [فالله الله في نفسك، وعليك بالأثر وأصحاب الأثر والتقليد؛ فإن الدين إنما هو بالتقليد يعني للنبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه رضوان الله عليهم، ومن قبلنا لم يدعونا في لبس، فقلدهم واسترح، ولا تجاوز الأثر وأهل الأثر.]

ترجمہ: اللہ کے واسطے اللہ سے ڈرو، حدیث اور اہل حدیث کو اور تقلید کو لازم پکڑ لو، کیونکہ دین تقلید ہی کا نام ہے، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی تقلید، چنانچہ جو ہم سے پہلے کے سلف ہیں انہوں نے مشتبہ امور کی طرف دعوت نہیں دی ہے، اسلئے انہیں کی تقلید کرو، اور آرام کرو، حدیث اور اہل حدیث سے تجاوز نہ کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[وقف عند المتشابہ، ولا تقس شیئا۔]

ترجمہ: اور متشابہ امور کے پاس ٹھہر جاؤ اور کسی چیز پر قیاس نہ کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[ولا تطلب من عندك حيلة ترد بها على أهل البدع، فإنك أمرت بالسكوت عنهم، ولا تمكنهم من نفسك.

أما علمت أن محمد بن سيرين في فضله لم يجب رجلا من أهل البدع في مسألة واحدة، ولا سمع منه آية من كتاب الله، فقيل له، فقال: أخاف أن يحرفها فيقع في قلبي شيء.]

ترجمہ: اور تم کوئی ایسا حیلہ تلاش نہ کرو جس سے اہل بدعت پر رد کرو، کیونکہ تمہیں ان کے تعلق سے خاموش رہنے کا حکم ہے، اور انہیں تم اپنے لئے قادر نہ بناؤ۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ محمد بن سیرین اپنے مقام و مرتبے کے باوجود کسی بدعتی سے کسی مسئلے میں بحث نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی اس سے کتاب اللہ کی کوئی آیت سنتے تھے، اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ وہ آیت کو تحریف کر دے اور وہی میرے دل میں بیٹھ جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[153] [وإذا سمعت الرجل يقول: إنا نحن نعظم الله - إذا سمع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم - فاعلم أنه جهمي، يريد أن يرد أثر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ويدفع بهذه الكلمة آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو يزعم أنه يعظم الله وينزهه إذا سمع حديث الرؤية، وحديث النزول وغيره، أفليس قد رد أثر رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ وإذا قال: إنا نحن نعظم الله أن يزول من موضع إلى موضع، فقد زعم أنه أعلم بالله من غيره، فاحذر هؤلاء؛ فإن جمهور الناس من السوقة وغيرهم على هذا الحال، وحذر الناس منهم.]

ترجمہ: اور جب کسی کو سنو کہ وہ احادیث رسول کو سن کر کہے: ہم اللہ کی تعظیم کرتے ہیں، تو جان لو کہ وہ جہمی ہے، وہ حدیث رسول کو رد کرنا چاہتا ہے، اور وہ اپنے اس کلمے کے ذریعے احادیث رسول کو دفع کر رہا ہوتا ہے، حالانکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ کی تعظیم کر رہا ہے، اسکی تنزیہ کر رہا ہے جب وہ حدیث رویت اور حدیث نزول وغیرہ کو سنتا ہے، کیا وہ حدیث رسول کو رد نہیں کر رہا ہے؟ اور جب وہ کہے کہ ہم اللہ کو عظیم سمجھتے ہیں اس بات سے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ زائل ہو، تو گویا اس کا یہ گمان ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں دوسرے کے مقابلے زیادہ جانکار ہے، تو ایسے لوگوں سے بچ کر رہو، کیونکہ تمام عام وخاص لوگ اسی موقف پر ہیں، اور ایسے لوگوں سے دوسروں کو آگاہ بھی کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[154] [وإذا سألك أحد عن مسألة في هذا الكتاب، وهو مسترشد فكلمه، وأرشده۔

وإذا جاءك يناظرك، فاحذره، فإن في المناظرة: المراء، والجدال، والمغالبة، والخصومة، والغضب، وقد نهيت عن هذا جدا، وهو يزيل عن طريق الحق، ولم يبلغنا عن أحد من فقهائنا، وعلمائنا أنه ناظر أو جادل أو خاصم.]

ترجمہ: اور اگر کوئی آپ سے اس کتاب کے کسی مسئلے کے تعلق سے سوال کرے اس حال میں کہ وہ رہنمائی چاہتا ہو، تو اس سے بات کر کے اسے رہنمائی کر دو۔

لیکن اگر کوئی آ کر مناظرہ کرے تو اس سے دور رہو، کیونکہ مناظرہ میں بحث وجدال اور جھگڑا ہوتا ہے ایک دوسرے سے ناراضگی ہوتی ہے، اور ہمیں اس سے سختی سے روکا گیا ہے، وہ دراصل راہ حق سے بھٹکانا چاہتا ہے، اور ہمیں اپنے کسی فقیہ اور عالم کے بارے میں یہ خبر نہیں ملی ہے کہ اس نے کسی سے مناظرہ کیا ہو یا لڑائی اور بحث وجدال کیا ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[154] قال الحسن: الحكيم لا يماري ولا يداري، حكمته ينشرها، إن قبلت حمد الله، وإن ردت حمد الله.

وجاء رجل إلى الحسن فقال له: أناظرك في الدين؟ فقال الحسن: أنا عرفت ديني، فإن ضل دينك فاذهب فاطلبه.

وسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قوما على باب حجرته، يقول أحدهم: ألم يقل الله كذا؟ ويقول الآخر: ألم يقل الله كذا؟ فخرج مغضبا، فقال: (أبهذا أمرتم؟ أم بهذا بعثت إليكم؟ أن تضربوا كتاب الله بعضه ببعض؟ فنهى عن الجدال.

وكان ابن عمر يكره المناظرة، ومالك بن أنس، ومن فوقه، ومن دونه إلى يومنا هذا، وقول الله أكبر من قول الخلق، قال الله تبارك وتعالى: {مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا}.

وسأل رجل عمر بن الخطاب فقال: ما الناشطات نشطا؟ فقال: لو كنت محلوقا لضربت عنقك.

وقال النبي صلى الله عليه وسلم: (المؤمن لا يماري، ولا أشفع للماري يوم القيامة، فدعوا المراء لقلة خيره).

ترجمہ: حسن بصری نے کہا: ایک حکیم نہ تو بحث وجدال کرتا ہے اور نہ ہی چاپلوسی کرتا ہے، وہ اپنی حکمت کو پھیلاتا ہے، اگر اسے قبول کرلیا گیا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر نہیں قبول کیا گیا تو بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

ایک شخص نے حسن بصری کے پاس آ کر کہا: میں آپ سے ایک دینی مسئلے میں مناظرہ کرنا چاہتا ہوں، اس پر حسن بصری نے کہا: میں اپنا دین جانتا ہوں، اگر تم اپنے دین میں بھٹکے ہو تو جا کر اسے طلب کرو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ آپ کے حجرے کے دروازے پر تھے، ان میں سے ایک کہہ رہا تھا: کیا اللہ نے ایسا نہیں کہا؟ دوسرا کہہ رہا تھا: کیا اللہ نے ایسا نہیں کہا؟ یہ سن کر آپ غصہ ہو کر باہر آئے اور کہا: کیا تمہیں اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ اور کیا میں تمہاری طرف اسی لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض حصہ سے ٹکراؤ؟ اس طرح آپ ﷺ نے بحث وجدال سے منع فرمادیا۔

اور ابن عمر مناظرہ کو ناپسند کرتے تھے، اسی طرح مالک بن انس، اور جو ان سے پہلے تھے اور جو بعد میں آئے آج تک، سب اسے ناپسند کرتے ہیں، اور سب سے بڑی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: (اللہ کی آیات میں جھگڑا نہیں کرتے مگر وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا)۔

ایک آدمی نے عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ: ناشطات نشطا سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے کہا: اگر تم سر منڈائے ہوتے تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (مومن بحث وجدال نہیں کرتا، اور میں قیامت کے روز جدال کرنے والے کیلئے شفاعت نہیں کروں گا، پس جدال چھوڑ دو کہ اس میں خیر نہیں ہے)۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[155][ولا يحل لرجل مسلم أن يقول: فلان صاحب سنة حتى يعلم منه أنه قد اجتمعت فيه خصال السنة، لا يقال له: صاحب سنة حتى تجتمع فيه السنة كلها.]

ترجمہ: اور کسی مسلمان کیلئے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں اہل سنت ہے جب تک کہ اسے پتہ نہ چل جائے کہ اسکے اندر سنت کی تمام خصلتیں موجود ہیں، اسے اہل سنت اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب اس کے اندر سنت ہر اعتبار سے موجود ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[وقال عبد الله بن المبارك: أصل اثنين وسبعين هوى: أربعة أهواء، فمن هذه الأربعة الأهواء انشعبت الاثنان وسبعون هوى: القدرية، والمرجئة، والشيعة، والخوارج.]

[فمن قدم أبا بكر وعمر وعثمان وعليا على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولم يتكلم في الباقين إلا بخير، ودعا لهم، فقد خرج من التشيع أوله وآخره.]

[ومن قال: الإيمان قول وعمل، يزيد وينقص، فقد خرج من الإرجاء كله أوله وآخره.]

[ومن قال: الصلاة خلف كل بر وفاجر، والجهاد مع كل خليفة، ولم ير الخروج على السلطان بالسيف، ودعا لهم بالصلاح، فقد خرج من قول الخوارج أوله وآخره.]

[ومن قال: المقادير كلها من الله خيرها وشرها، يضل من يشاء، ويهدي من يشاء، فقد خرج من قول القدرية، أوله وآخره، وهو صاحب سنة.]

ترجمہ: اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا: بہتر گمراہیوں کی اصل چار گمراہیاں ہیں، انہیں چاروں سے یہ بہتر گمراہیاں پھیلی ہیں: قدریہ، مرجئہ، شیعہ اور خوارج۔

چنانچہ جس نے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کو تمام دیگر صحابہ پر مقدم کیا، اور سب کے بارے میں خیر کہا اور انکے لئے دعاء کی، تو وہ تشیع سے ہر اعتبار سے نکل جائے گا۔

اور جس نے کہا: ایمان قول و عمل کا نام ہے، اسکے اندر کمی بیشی ہوتی ہے، تو وہ مکمل طور سے ارجاء سے نکل جائے گا۔

اور جس نے کہا: ہر نیک اور برے حاکم کے پیچھے نماز جائز ہے، اور جہاد ہر قسم کے خلیفہ کے ساتھ

ہے، اور وہ حاکم کے خلاف خروج کو جائز نہ سمجھتا ہو بلکہ ان کے لئے اصلاح کی دعاء کرتا ہو تو مکمل طور سے خوارج سے نکل جائے گا۔

اور جس نے کہا: ساری تقدیریں اللہ کی طرف سے ہیں، خواہ وہ اچھی ہوں یا بری، وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، تو وہ بھی مکمل طور سے قدریہ سے نکل جائے گا، وہ اہل سنت میں سے ہوگا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[156][وبدعة ظهرت، هي كفر بالله العظيم، ومن قال بها فهو كافر بالله، لا شك فيه: من يؤمن بالرجعة، ويقول: علي بن أبي طالب حي، وسيرجع قبل يوم القيامة، ومحمد بن علي وجعفر بن محمد، وموسى بن جعفر، ويتكلمون في الإمامة، وأنهم يعلمون الغيب، فاحذرهم؛ فإنهم كفار بالله العظيم، ومن قال بهذا القول.]

ترجمہ: ایک بدعت کا ظہور ہوا ہے جو کہ اللہ کے ساتھ کفر ہے، اور جس کا بھی وہ عقیدہ ہوگا وہ بلا شبہ کافر ہوگا: جو رجعت پر ایمان رکھے گا اور کہے گا: علی بن ابی طالب زندہ ہیں، اور قیامت سے پہلے وہ واپس آئیں گے، اسی طرح وہ محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسی بن جعفر کے بارے میں عقیدہ رکھے، اور انکی امامت کے بارے میں کلام کرے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ وہ غیب جانتے ہیں، تو ایسے لوگوں سے بچ کر رہو، کیونکہ یہ سب کفار ہیں، اور ہر وہ شخص کافر ہے جو یہ عقیدہ رکھے۔

الشرح:

قال طعمة بن عمرو، وسفيان بن عيينة: من وقف عند عثمان وعلي فهو شيعي لا يعدل، ولا يكلم، ولا يجالس. ومن قدم عليا على عثمان فهو رافضي قد رفض أمر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم. ومن قدم الأربعة على جماعتهم، وترحم على الباقين، وكف عن زللهم فهو على طريق الاستقامة والهدى في هذا الباب].

ترجمہ: طعمہ بن عمرو اور سفیان بن عیینہ نے کہا: جو عثمان اور علی پر توقف اختیار کرے وہ شیعہ ہے، اسکی نہ تو تعدیل کی جائے گی اور نہ اسکے بات کی جائے گی اور نہ ہی اسکی صحبت میں بیٹھا جائے گا، اور جو عثمان پر علی کو مقدم کرے وہ رافضی ہے، اس نے دراصل رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے حکم کو ٹھکرا دیا ہے، اور جو خلفائے ثلاثہ کو تمام صحابہ پر مقدم مانے اور باقی پر رحم کی دعاء کرے، انکی غلطیوں کو بیان کرنے سے باز رہے، تو وہی استقامت اور ہدایت پر قائم ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[157] [والسنة أن تشهد أن العشرة الذين شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة أنهم في الجنة لا شك.]

ترجمہ: اور یہ سنت ہے کہ آپ اس بات کی گواہی دیں کہ وہ دس لوگ جن کے جنتی ہونے کی گواہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے وہ بلا شبہ جنت میں ہیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[158] [ولا تفرد بالصلاة على أحد، إلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله فقط.]

ترجمہ: اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل کے کسی پر الگ سے درود نہ بھیجو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[159] [وتعلم أن عثمان بن عفان قتل مظلوما، ومن قتله كان ظالما.]

ترجمہ: اور جان لو کہ سیدنا عثمان بن عفان کو مظلوم شہید کیا گیا، اور جس نے انہیں شہید کیا وہ ظالم ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[160] [فمن أقر بما في هذا الكتاب وآمن به واتخذه إماما، ولم يشك في حرف منه، ولم يجحد حرفا واحدا، فهو صاحب سنة وجماعة، كامل، قد كملت فيه السنة.]

[ومن جحد حرفا مما في هذا الكتاب، أو شك فيه أو وقف فهو صاحب هوى. ومن جحد أو شك في حرف من القرآن، أو في شيء جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، لقي الله تعالى مكذبا، فاتق الله واحذر وتعاهد إيمانك.]

ترجمہ: اس کتاب کے اندر جو کچھ ہے اسے جو تسلیم کرے، اس پر ایمان لائے اور اسی کو اپنا رہبر بنالے اور اس میں کسی بھی حرف میں شک نہ کرے، اور نہ ہی اسکے کسی حرف کا انکار کرے وہ اہل سنت والجماعہ ہوگا ان شاء اللہ، مکمل طور سے جس کے اندر سنت کامل ہوگی۔

اور جو اس کتاب کے کسی حرف کا انکار کرے گا یا اس میں شک کرے گا یا توقف کرے گا، تو وہ نفس پرست خواہشات کا بندہ ہوگا، اور جو قرآن یا حدیث رسول میں سے کسی حرف کا انکار کرے گا یا اس میں شک کرے گا وہ اللہ سے جھٹلانے والا بن کر ملاقات کرے گا۔ اس لئے اللہ سے ڈرو، ایسی چیزوں سے بچ کر رہو اور اپنے ایمان کو تازہ کرو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[161] [ومن السنة أن لا تطيع أحدا على معصية الله، ولا أولي الخير ولا الخلق جميعاً ، لا طاعة لبشر في معصية الله، ولا تحب عليه أحدا، واكره ذلك كله لله تبارك وتعالى.]

ترجمہ: اور یہ سنت میں سے ہے کہ آپ اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہ کریں، نہ اہل خیر کی اور نہ ہی کسی دوسرے مخلوق کی، اس لئے کہ اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت نہیں ہے، اور اللہ پر کسی سے محبت نہ کریں، بلکہ اللہ کی خاطر اسے برا سمجھیں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[162] [والإيمان بأن التوبة فريضة على العباد أن يتوبوا إلى الله عزوجل من كبير المعاصي وصغيرها.]

ترجمہ: اور یہ ایمان لانا کہ توبہ فرض ہے، بندوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہر چھوٹے اور بڑے گناہوں سے اللہ سے توبہ کریں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

[163] [ومن لم يشهد لمن شهد له رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة، فهو صاحب بدعة وضلالة، شاك فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.]

ترجمہ: اور جو اس کے حق میں جنت کی گواہی نہ دے جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے جنت کی گواہی دی ہے تو وہ بدعتی اور گمراہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے قول میں اسے شک ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال مالك بن أنس: من لزم السنة، وسلم منه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم مات، كان مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين، وإن كان له تقصير في العمل.

ترجمہ: امام مالک بن انس نے کہا: جس نے سنت کو لازم پکڑا، اور اس کی زبان سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ محفوظ رہے پھر وہ مرگیا، تو وہ نبیوں، صدیقوں، شہداء اور نیکو کاروں کے ساتھ ہوگا، گرچہ اسکے یہاں عمل میں کوتاہی پائی جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال بشر بن الحارث: الإسلام هو السنة، والسنة هي الإسلام.

ترجمہ: بشر بن حارث نے کہا: اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال فضيل بن عياض: إذا رأيت رجلا من أهل السنة، فكأنما أرى رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وإذا رأيت رجلا من أهل البدع، فكأنما أرى رجلا من المنافقين.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: جب میں اہل سنت میں سے کسی کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں کسی صحابی رسول کو دیکھ رہا ہوں، اور جب میں اہل بدعت میں سے کسی کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں کسی منافق کو دیکھ رہا ہوں۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال يونس بن عبيد: العجب ممن يدعو اليوم إلى السنة، وأعجب منه من يجيب إلى السنة فيقبل.

ترجمہ: یونس بن عبید نے کہا: تعجب ہے اس شخص پر جو آج سنت کی طرف دعوت دیتا ہے، اور اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات اس شخص پر ہے جو سنت کی دعوت پر لبیک کہہ کر اسے قبول کرتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وكان ابن عون يقول عند الموت: السنة السنة، وإياكم والبدع، حتى مات.

ترجمہ: ابن عون مرض الموت میں کہہ رہے تھے: سنت کو لازم پکڑنا، اور بدعتوں سے بچ کر رہنا، یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال أحمد بن حنبل : ومات رجل من أصحابي فرئي في المنام، فقال: قولوا لأبي عبد الله: عليك بالسنة، فإن أول ما سألني الله سألني عن السنة.

ترجمہ: امام احمد بن حنبل نے کہا: ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا، خواب میں آ کر اس نے کہا: ابو عبداللہ سے کہو: سنت کو لازم پکڑلو، اسلئے کہ اللہ نے مجھ سے سب سے پہلے سنت ہی کے بارے میں سوال کیا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال أبو العالية: من مات على السنة مستورا، فهو صديق.

ترجمہ: ابو العالیہ نے کہا: جو سنت پر گمنام ہو کر مر گیا وہ صدیق ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

ويقال: الاعتصام بالسنة نجاة.

ترجمہ: اور یہ بات کہی جاتی ہے کہ سنت کو مضبوطی سے تھامنے ہی میں نجات ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال سفيان الثوري: من أصغى بأذنه إلى صاحب بدعة، خرج من عصمة الله، ووكل إليها يعني إلى البدع.

ترجمہ: سفیان ثوری نے کہا: جو کسی بدعتی کی باتوں پر کان دھرتا ہے، وہ اللہ کی حفاظت سے نکل جاتا ہے اور اسے اسی کی طرف سونپ دیا جاتا ہے، یعنی بدعت کی طرف۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال داود بن أبي هند: أوحى الله تبارك وتعالى إلى موسى بن عمران: لا تجالس أهل البدع، فإن جالستهم، فحاك في صدرك شيء مما يقولون، أكببتك في نار جهنم.

ترجمہ: داود بن ابی ہند نے کہا: اللہ تبارک وتعالی نے موسی بن عمران کی طرف وحی کی: اہل بدعت کی صحبت میں نہ بیٹھا کرو، کیونکہ اگر تم انکی صحبت میں بیٹھ گئے، اور تمہارے سینے میں ان کی باتیں کھٹک گئیں تو میں تمہیں نار دوزخ میں ڈھکیل دوں گا۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: من جالس صاحب بدعة لم يعط الحكمة.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: جو بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے وہ حکمت سے محروم ہوتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: لا تجلس مع صاحب بدعة، فإني أخاف أن تنزل عليك اللعنة.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: کسی بدعتی کے پاس نہ بیٹھو، کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر لعنت نہ نازل ہو جائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: من أحب صاحب بدعة، أحبط الله عمله، وأخرج نور الإسلام من قلبه.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: جو بدعتی سے محبت کرتا ہے اللہ تعالی اسکے عمل کو ضائع کر دیتا ہے، اور اسکے دل سے اسلام کی روشنی کو مٹا دیتا ہے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: إذا رأيت صاحب بدعة في طريق فجز في طريق غيره.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: اگر کسی راستے میں کسی بدعتی کو دیکھو تو دوسرا راستہ پکڑ لو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: من عظم صاحب بدعة، فقد أعان على هدم الإسلام۔

ومن تبسم في وجه مبتدع فقد استخف بما أنزل الله عز وجل على محمد صلى الله عليه وسلم۔

ومن زوج كريمته مبتدع فقد قطع رحمها۔

ومن تبع جنازة مبتدع لم يزل في سخط الله حتى يرجع.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کے منہدم ہونے میں مدد کی۔

اور جو کسی بدعتی سے مسکرا کر ملے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے مذاق کیا۔

اور جس نے اپنی بیٹی کی شادی کسی بدعتی سے کر دی تو اس نے اسکے رشتے کو کاٹ دیا۔

اور جو کسی بدعتی کے جنازے کے ساتھ گیا وہ برابر اللہ کی ناراضگی میں رہا یہاں تک کہ واپس آجائے۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: آكل مع يهودي ونصراني، ولا آكل مع مبتدع، وأحب أن يكون بيني وبين صاحب بدعة حصن من حديد.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: میں ایک یہودی اور نصرانی کے ساتھ کھا سکتا ہوں مگر کسی بدعتی کے ساتھ بیٹھ کر نہیں کھا سکتا، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اور بدعتی کے درمیان لوہے کا قلعہ ہو۔

الشرح:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وقال الفضيل بن عياض: إذا علم الله عز وجل من الرجل أنه مبغض لصاحب بدعة غفرله، وإن قل عمله.

ولا يكن صاحب سنة يمالئ صاحب بدعة إلا نفاقا.

ومن أعرض بوجهه عن صاحب بدعة ملأ الله قلبه إيمانا، ومن انتهر صاحب بدعة آمنه الله يوم الفزع الأكبر.

ومن أهان صاحب بدعة رفعه الله في الجنة مائة درجة.

فلا تكن تحب صاحب بدعة في الله أبدا.

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے کہا: جب اللہ کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ بدعتی سے بغض رکھتا ہے تو اسے معاف کردیتا ہے، گرچہ اسکا عمل تھوڑا ہو۔

اور ایسا کوئی شخص جو کسی بدعتی سے دوستی کرے وہ اہل سنت نہیں ہوسکتا۔

اور جو کسی بدعتی سے چہرہ پھیر لے اللہ اس کے دل میں ایمان بھر دیتا ہے، اور جو کسی بدعتی کو ڈانٹ دے اللہ اسے بڑی گھبراہٹ والے دن سے محفوظ کرلیتا ہے۔

اور جو کسی بدعتی کو ذلیل کردے تو اللہ جنت میں اسکے لئے سو درجات بلند کرتا ہے۔

اسلئے آپ کبھی بھی کسی بدعتی سے اللہ کی خاطر محبت نہ کریں.

الشرح: